خانقاہ

سلسلہ سروری قادری

خانقاہ سلسلہ سروری قادری

نام کتاب خانقاہ سلسلہ سروری قادری

ناشر سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بارِاوّل مارچ 2019ء

تعداد 500

ISBN: 978-969-9795-81-7

سلطان الفقر ہاؤس

4-5/A ۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: (0092) 42 35436600, (0092) 322-4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-arifeen.com
www.tehreekdawatefaqr.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

خانقاہ

مسلمان دنیا میں جہاں بھی گئے وہاں اذان اور نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد تعمیر کیں اور مسلم معاشرہ میں عبادات کے لئے مساجد کی موجودگی لازم ہوئی بلکہ مساجد ہی ایک مسلم معاشرے کی پہچان بنیں۔ اس حقیقت سے انکار بھی ممکن نہیں کہ دنیا کے جس خطہ میں بھی دینِ اسلام پہنچا اولیا کرام کی کاوشوں اور محبت ہی کی بدولت پہنچا۔ جب بھی کسی ولی کامل نے کسی دور دراز علاقہ میں جا کر تبلیغِ اسلام کی خاطر ڈیرہ لگایا تو اُس ولی کامل کے گرد بہت سے طالبانِ مولیٰ اکٹھے ہونے لگے۔ اِن طالبانِ مولیٰ کے تزکیۂ نفس اور روحانی ترقی کے لیے ایک خاص جگہ تشکیل دی جانے لگی تاکہ دور دراز سے آنے والے طالبانِ مولیٰ کو باطنی تربیت کے لئے صحبتِ مرشد میں رہنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع مل سکیں۔ اس خاص جگہ کا نام خانقاہ رکھا گیا۔

خانقاہ خواہ مسجد سے ملحقہ بنائی جائے یا علیحدہ، اس کی اپنی انفرادی حیثیت ہوتی ہے کیونکہ صوفیا کرام نے تزکیۂ نفس کے لیے جس ریاضت کو لازم قرار دیا اس کے لیے مساجد ناموزوں تھیں۔ مساجد میں مسلمانوں کی ظاہری عبادات اور تعلیم کا نظام موجود ہوتا ہے جبکہ خانقاہ میں مسلمانوں کو باطنی تربیت کے ذریعے مومن بنایا جاتا ہے۔ یعنی اولیا کاملین اپنی کامل نگاہ سے طالبانِ مولیٰ کا تزکیۂ نفس فرما کر ایمان ان کے دلوں میں داخل کرتے ہیں۔ خانقاہ میں ایک مسلمان کو اقرار باللسان سے تصدیق بالقلب تک کا سفر طے کرایا جاتا ہے تاکہ اسے مرتبہ احسان پر فائز کر کے بندۂ مومن بنایا جا سکے۔

موجودہ دور کے انسانِ کامل، فقیرِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ

الاقدس فرماتے ہیں:

☆ خانقاہ میں صحبتِ مرشد سے طالبانِ مولیٰ کا تزکیۂ نفس کیا جاتا ہے۔شیطان کی مجال نہیں کہ اس پاک جگہ میں داخل ہو سکے۔

خانقاہ ہی تبلیغِ دین کا مرکز بھی ہوتی ہے جہاں ہمہ وقت مبلغین موجود رہتے ہیں اور تبلیغ کے لئے ضروری موادو اشیا تیار کی جاتی ہیں۔

خانقاہ کی فضیلت

خانقاہ کی فضیلت اس میں موجود فقیرِ کامل اور صادق طالبانِ مولیٰ کی بدولت ہے جو دن رات قربِ الٰہی کے حصول کی خاطر اسمِ اللہ ذات کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔اس بات کی تصدیق اللہ کا پاک قرآن یوں کرتا ہے:

☆ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ یُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ لا یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ رِجَالٌ لا لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ صلے لا یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۙ (24:36,37)

ترجمہ: ان گھروں میں کہ جن کو بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور جن میں ذکر کیا جاتا ہے اسمِ اللہ کا، اللہ کی تسبیح صبح وشام بیان ہوتی ہے۔وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور خرید و فروخت اسمِ اللہ کے ذکر سے، اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ڈرتے ہیں اس دن سے جس دن الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں: اس آیت میں اصل اہمیت اہلِ ذکر کو حاصل ہے نہ کہ زمین اور مقام کو۔چنانچہ جس جگہ اور جس مقام پر ذکر کرنے والے جمع ہونگے وہی مقامات ایسے گھر مراد ہونگے جن میں اللہ کے حکم سے دن رات اس کا ذکر بلند کیا جاتا ہے۔(عوارف المعارف)

اس آیت میں فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ (وہ خاص گھر ہیں جن کو اللہ نے ارفع کرنے کا حکم دیا

ہے) میں بُیُوۡتٍ سے اگر مساجد مراد لیا جائے تو روا نہیں کیونکہ ''بیت'' کے معنی گھر کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''مساجد'' کا لفظ استعمال کر کے واضح کر سکتا تھا کہ یہ آیت صرف مساجد کے لیے ہے۔ مساجد ہمیشہ گھروں سے جدا ہوتی ہیں۔ یہاں گھر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں ایک جیسی فکر اور نظریہ کے لوگ دن رات رہتے ہوں اور یہیں کھاتے پیتے اور دیگر ضروریاتِ زندگی سے استفادہ کرتے ہوں جبکہ مساجد صرف عبادات کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ یہاں گھروں سے مراد خانقاہیں ہیں جہاں دن رات طالبانِ مولیٰ رہتے ہیں اور خانقاہ طالبانِ مولیٰ کا گھر ہی ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں لفظ تُرۡفَعَ استعمال ہوا ہے، جس کا مطلب ہے ''بلند کرنا'' جیسا کہ ارشاد ہوا ہے ''وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ'' کہ ''ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بلند کر دیا'' یعنی ہر زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بلند ہے اور بلند تر ہوتا رہے گا۔ لہٰذا اس آیت میں تُرۡفَعَ سے مراد عمارت کا بلند کرنا نہیں بلکہ خانقاہ بنانے کی مبارک سنت کو ہر زمانہ میں رائج کرنا ہے۔

سورۃ النور کی اس مبارک آیت نمبر 36 کا اگلا حصہ ہے کہ

☆ وَيُذۡكَرَ فِيۡهَا اسۡمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيۡهَا بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ ۙ

ترجمہ: ''اور ان (خانقاہوں) میں اسمِ اَللّٰہُ کا ذکر اور تسبیح صبح و شام (ہر وقت) کی جاتی ہے۔''

اس آیتِ مبارکہ میں جن گھروں کا ذکر ہے ان کے لیے دائمی اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر بھی شرط ہے اور یہ صرف خانقاہ ہی ہو سکتی ہے کیونکہ خانقاہ میں ایک لمحہ بھی پورے دن اور رات میں ایسا نہیں گزرتا جب سلطان الاذکار ''ھُوْ'' کا ذکرِ پاس انفاس نہ ہو۔ اللہ کے دیدار میں محو طالبانِ مولیٰ ھُوْ ھُوْ کی صدا ہر وقت، ہر آن بلند کرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی مضبوط دلیل ہے اس بات کی کہ اس آیت میں بُیُوۡتٍ کا لفظ مساجد نہیں بلکہ خانقاہ کے لیے استعمال ہوا ہے کہ خانقاہ میں ہر وقت یعنی صبح ہو یا شام، ذکرِ اسمِ اَللّٰہُ ذات جاری رہتا ہے جبکہ مساجد میں ذکر اور نماز کے مخصوص اوقات ہیں اور رات کو تو مسجدوں میں تالے لگ جاتے ہیں۔ خانقاہ ہر وقت ہر آنے والے کے لیے کھلی رہتی ہے، خواہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھنے والا ہو یا کوئی غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ جبکہ دورِ حاضر میں اکثر مساجد

فرقوں کی بنیاد پر بنائی جاتی ہیں۔

نہ ہی ان گھروں سے مدرسے مراد لیا جا سکتا ہے کیونکہ مدرسوں کی بنیاد بھی فرقوں پر ہے اور مدرسوں میں صرف دین کے ظاہری علوم فقہ، تفسیر، حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے نہ کہ ذکر کے ذریعے باطنی تزکیہ کیا جاتا ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

☆ مدرسوں میں اللہ کو علم کے ذریعے جانا جاتا ہے جبکہ خانقاہ میں اللہ کو عشق کے ذریعے پہچانا جاتا ہے۔

خانقاہ کی بنیاد

خانقاہی نظام کی بنیاد بھی آقائے دو جہان سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اصحابِ صفہ کو صُفّہ کے چبوترہ پر اکٹھا کر کے رکھی تھی۔

سورۃ الکہف کی آیت نمبر 28 میں اللہ تعالیٰ اصحابِ صفہ کے متعلق فرماتا ہے:

۞ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

ترجمہ: اور آپ (ﷺ) ان لوگوں کے ساتھ رہا کریں جو رات دن اپنے ربّ کی بارگاہ میں دیدارِ الٰہی کی التجا کرتے ہیں۔

جب آپ ﷺ کے اردگرد ان اصحاب نے اکٹھا ہونا شروع کر دیا جن کی غذا ہی دیدارِ الٰہی تھی یعنی جو طالبانِ مولیٰ تھے اور ان کی طلب صرف اور صرف آقا پاک ﷺ ہی پوری فرما سکتے تھے، تو قرآن میں یہ حکم ہو گیا کہ اے انسانِ کامل! آپ ﷺ ایسے طالبانِ مولیٰ کے ساتھ رہا کریں جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا چہرہ دیکھنے کے طالب ہیں۔ طالبانِ مولیٰ کی طلبِ شدید کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پہلی خانقاہ کی بنیاد پڑی جس کا نام صفہ تھا۔ یہ خانقاہ بہت سے ایسے صحابہ کرامؓ کا گھر بھی تھی جنہیں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اپنا وطن اور گھر بار چھوڑنا پڑا اور جن کے پاس رہنے کی

کوئی اور جگہ نہ تھی جیسے کہ حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت سیّدنا بلال حبشیؓ۔ اس کے علاوہ مدینہ میں آنے والے تمام مہمان صحابہ کرامؓ کو بھی صفہ کی خانقاہ میں ٹھہرایا جاتا تھا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''جب کوئی شخص مدینۃ الرسولؐ میں باہر سے آتا اور اس کا یہاں کوئی شناسا ہوتا تو اس کے ہاں قیام کرتا اور اگر کوئی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ صفہ پر آجاتا اور یہاں قیام کرتا۔ میں بھی اِن لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اہلِ صفہؓ کے ساتھ قیام کیا تھا۔''

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دینِ اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے جنہوں نے اس تربیت گاہ یعنی خانقاہِ اوّل ''صُفّہ'' سے تربیت حاصل کی اور اصحابِ صُفّہ کے نام سے موسوم ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے یہی وہ پہلی درس گاہ تھی جہاں ان کے قلوب میں ایمان داخل کیا گیا اور پھر اسلام پوری دنیا میں پھیلا۔ اصحابِ صفہ کی شان اتنی بلند ہے کہ قرآن پاک میں ان کا ذکر ملتا ہے اور پھر آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اہلِ صُفَّہ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا ''اے اصحابِ صُفّہ! تمہیں بشارت ہو کہ تم میں سے جو کوئی ان خوبیوں پر قائم رہے گا جس پر تم لوگ قائم ہو اور اس حالت پر خوش رہے گا تو وہ یقیناً قیامت کے دن میرا رفیق ہوگا۔'' (عوارف المعارف)

اہلِ صُفَّہ کو فضیلت اور اللہ تعالیٰ کی رضا آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قرب سے ملی جو انہوں نے دنیا سے دور ہو کر اور صفہ کے چبوترے پر رہائش اختیار کر کے حاصل کیا۔ اسی قرب سے باطنی خوبیاں اور اعلیٰ ترین اوصاف حاصل کیے اور یہی وہ اوصاف ہیں جن کی بدولت آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفاقت نصیب ہوتی ہے۔

اہلِ صفہ کی فضیلت اس بنا پر بھی ہے کہ مسلسل اپنے مرشد آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت میں رہنے کی بدولت انہیں کثیر احادیث سننے اور روایت کرنے کا موقع ملا۔ چنانچہ سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے والے اصحاب حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوذر غفاریؓ بھی اہلِ صفہ میں سے تھے۔

تمام اہلِ صفہ ان غریب صحابہ کرامؓ پر مشتمل تھے جنہوں نے خود کو صرف دین کے لئے وقف کر رکھا تھا اس لیے ان کا کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر صحابہ کرامؓ ان کی کفالت کیا کرتے تھے۔

اہلِ اللہ اور درویشوں کا خطاب ''صوفی'' بھی اہلِ صفہ کی نسبت، مشابہت اور ان کا طرزِ عمل اختیار کرنے کی بنا پر ہے۔ انہی صوفیا کرام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سنت کو قائم رکھا کہ خالصتاً اللہ کی رضا کی خاطر دنیا کو ٹھکرانے اور قربِ الٰہی کے لئے خلوت اختیار کرنے والوں کے لئے کسی ٹھکانے کا انتظام کیا جائے۔ اسی سنت مبارکہ کی پیروی میں صوفیا کرام نے اپنے معتقدین کے لئے خانقاہیں قائم کیں جو ان صوفیا کی تمام تر سرگرمیوں کا مرکز ہوا کرتی ہیں۔ روحانی سلاسل ہمیشہ جاری و ساری رہے ہیں اور صادق طالبانِ مولیٰ اپنی روح کی پیاس بجھانے اور باطن کی آراستگی کے لیے ہمیشہ اولیا کرام کی بارگاہوں کا رخ کرتے رہے اور ان سے فیض یاب ہوتے رہے ہیں۔ اس کے برعکس علمائے ظاہر نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ان تمام سنتوں کو ترک کرنے کے ساتھ ساتھ، جن سے روحانیت اور دینِ اسلام کے باطنی پہلوؤں کو فروغ ملتا ہے، خانقاہی نظام کو بھی خیرباد کہہ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج مساجد اور مدرسوں کی بہتات ہونے کے باوجود مسلمان باطنی لحاظ سے بالکل کھوکھلے ہو چکے ہیں اور ان کی عبادات روح سے خالی ہیں۔

موجودہ دور کے طالبانِ مولیٰ کو بھی فقر، رضائے الٰہی اور اعلیٰ ظاہری و باطنی اوصاف اُسی وقت نصیب ہوتے ہیں جب وہ کسی ولیٔ کامل کی خانقاہ میں حاضر ہوں اور اس ولیٔ کامل کی صحبت میں رہ کر اپنا تزکیۂ نفس کروائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ کی اس مبارک سنت کی پیروی میں ہر دور میں اولیا اللہ نے طالبانِ مولیٰ کی تربیت کے لیے خانقاہیں قائم کیں۔ زمانہ اس بات کا شاہد ہے کہ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خانقاہ میں ہزاروں کا مجمع لگا رہتا اور کئی ہزار طالبانِ مولیٰ قلم دوات اٹھائے آپؓ کی گفتگو قلم بند کرنے میں مصروف رہتے۔ خانقاہ بنانے اور طالبانِ مولیٰ کی

باطنی تربیت کرنے کی اس مبارک سنتِ رسول ﷺ کو سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے مزید مستحکم فرمایا اور یہ سنتِ رسول ﷺ سلسلہ در سلسلہ سیّد نجم الدین برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتی ہوئی عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچی۔ پھر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے اس سنتِ عظیم کو مزید نکھارا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ سے فیض یاب طالبانِ مولیٰ ساری دنیا میں پھیل گئے اور اسمِ اعظم کا راز کھلا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے محرم راز حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے احمد پور شرقیہ میں خانقاہ تعمیر فرمائی اور حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو فیض کی دولت سے مالا مال فرما کر ڈرجبانہ روانہ کر دیا۔ حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ سے شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ نے فیض حاصل کیا اور اڈا قاسم آباد سے ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر خانقاہ کی بنیاد ڈالی۔ الغرض آج تک آقا پاک ﷺ کی یہ مبارک سنت جاری ہے جو اصحابِ صفہ سے شروع ہوئی اور سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتی ہوئی سلطان العاشقین حضرت سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی قائم کردہ خانقاہ ''سلطان الفقر ہاؤس'' کی صورت میں جاری وساری ہے۔

یہ بات تو قرآن اور آقا پاک ﷺ کی مبارک سنت سے واضح ہوگئی کہ دینِ اسلام میں خانقاہ ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اور ہر دور میں ولیٔ کامل کی خانقاہ سنتِ رسول ﷺ کے عین مطابق ہوتی ہے جس میں مسلمانوں کی اس زمانہ کے مطابق باطنی تربیت کی جاتی ہے۔

خانقاہ نشینوں کی صفات اور آدابِ خانقاہی

سورۃ النور کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ مبارک ہے کہ:

۞ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ

ترجمہ: وہ مرد ہیں کہ جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے۔

اس آیتِ مبارکہ میں مردوں سے مراد طالبانِ مولیٰ ہیں جس کی دلالت ایک مشہور و معروف حدیثِ مبارکہ کرتی ہے کہ:

☆ ''طالبِ دنیا مخنث ہیں، طالبِ عقبیٰ مؤنث ہیں اور طالبِ مولیٰ مذکر مرد ہیں''۔

مندرجہ بالا آیتِ مبارکہ میں ان طالبانِ مولیٰ کا ذکر ہے جو اپنی خانقاہوں میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر، دائمی نماز اور زکوٰۃ (اصل زکوٰۃ صوفیا کے نزدیک اپنی زندگی کی ہر سانس ذکرِ اَللّٰہُ کے نام کر دینا اور اپنی ذات کو مکمل اللہ کے حوالے کر دینا ہے) ادا کر رہے ہیں اور دنیا کی کوئی چیز کوئی سودا خواہ وہ کتنا ہی منافع بخش کیوں نہ ہو، ایسے طالبانِ مولیٰ کو چنداں نہیں بھاتا نہ ہی انہیں ان کے محبوب حق تعالیٰ کے ذکر سے غافل کرتا ہے اور وہ دائمی نماز اور ذکرِ اسمِ اَللّٰہُ ذات میں اس قدر محو ہیں کہ وہ خانقاہ سے باہر کی دنیا کی ہر چیز سے کٹ کر صرف اللہ کی طرف راغب ہیں۔

۞ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ (73:8)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کے نام (اسمِ اَللّٰہُ ذات) کا ذکر ہر طرف سے ٹوٹ کر کرو۔

یعنی طالبانِ مولیٰ خانقاہوں میں ہر طرف سے ٹوٹ کر اور تمام دنیاوی معاملات سے منہ موڑ کر اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر میں محو ہوتے ہیں۔

حضرت شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جس طرح خانقاہِ اوّل 'صفہ' کے خانقاہ نشین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے بالکل ان کے مشابہ ہر دور میں خانقاہ نشین ہوتے ہیں اور بالکل وہی اعمال دہراتے ہیں جو اعمال اصحابِ صُفّہ رضی اللہ عنہم کے تھے۔'' یوں اصحابِ صُفّہ اور موجودہ اور آئندہ خانقاہ نشینوں میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

☆ وہ ہر وقت اپنی خانقاہ میں رہتے ہیں اور اس کی خبر گیری کرتے ہیں گویا خانقاہ ان کا گھر ہے اور وہی ان کا خیمہ وخرگاہ ہے، جس طرح ہر قوم کے افراد کے گھر ہوتے ہیں اسی طرح صوفیا کے گھر خانقاہیں ہیں۔ پس اس صورت میں وہ اہلِ صُفّہ سے مشابہہ ہیں۔ (عوارف المعارف۔ باب 14)

آپ رحمتہ اللہ علیہ مزید مشابہت کی وجہ اہلِ صفہ اور خانقاہ نشینوں کے کردار میں یکسانیت کو قرار دیتے ہیں:

☆ ''اہلِ صُفّہ نے دنیا کے جھمیلوں سے قطع تعلق کر لیا تھا، نہ وہ کھیتی باڑی کرتے تھے اور نہ وہ جانور پالتے تھے۔ پس اِن کے دلوں سے کینہ مٹ گیا اور حسد رخصت ہو گیا۔ یہی حال اہلِ خانقاہ کا ہے کہ وہ ظاہر اور باطن میں یک رنگ ہیں۔ باہمی الفت اور محبت میں ان میں یکسانیت ہے اور اس پر سب جمع ہیں۔ ایک ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی باہمی گفتگو میں یک رنگی ہے اختلاف نہیں ہے یعنی اکٹھے گفتگو کرتے، اکٹھے کھاتے پیتے ہیں اور اس اجتماعی زندگی کی برکت سے بخوبی واقف ہیں۔'' (عوارف المعارف۔ باب 14)

وہ تمام عادات واطوار جو صفہ کے چبوترہ پر رہنے کی بدولت اصحابِ صُفّہ میں تھے وہی عادات و اطوار بعد کے ادوار کے خانقاہ نشینوں میں بھی واضح نظر آتے ہیں۔ وہی آداب ہیں خانقاہ کے اور وہی اصول وضوابط ہیں خانقاہ نشینوں کے جو آج سے چودہ سو سال قبل پہلی خانقاہ ''صُفّہ'' کے تھے۔ اہلِ صُفّہ بھی نیک کاموں اور تقویٰ میں تعاون کرتے تھے اور دینی مصالح پر اپنی جان و مال سے مدد کرنے کے لیے مل جل کر کام کرتے رہتے تھے، پس وہ اللہ تعالیٰ کے فضلِ عظیم کے سزاوار بن گئے۔ اسی طرح خانقاہ نشینوں کی طلب یکساں ہوتی ہے یعنی اللہ کی معرفت، قرب اور دیدار، پس وہ

اپنے اتحاد اور متحد ارادوں کے باعث ایک جسم کی طرح ہوتے ہیں۔ دوسری جماعتوں میں یہ بات نہیں ہے، ان میں ایسا اتحاد نہیں پایا جاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہی مومنین کے متعلق فرمایا:

☆ کَاَنَّھُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ ○ (61:4)

ترجمہ: وہ (مومنین) ایسے متحد و متفق اور اس قدر مضبوط ہیں جیسے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "بے شک مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اگر کوئی عضو مبتلائے درد ہوتا ہے تو تمام جسم میں تکلیف ہونے لگتی ہے اسی طرح اگر کسی مومن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تمام مومنین اس کی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔"

ان مومنوں کی محبت کسی بھی دنیاوی یا ذاتی غرض کی بنا پر نہیں ہوتی بلکہ محض رضائے الٰہی کے لیے ہوتی ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے کچھ بندے ایسے ہونگے جو نبی ہوں گے نہ شہدا۔ روزِ قیامت اللہ کے نزدیک ان کے رتبہ کی وجہ سے انبیا و شہدا ان پر رشک کریں گے۔" صحابہ کرامؓ نے عرض کی "ہمیں بتائیں وہ کونسے لوگ ہیں؟" فرمایا "یہ وہ لوگ ہیں جو صرف اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں، ان کے درمیان نہ تو رشتہ داری ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی مال کا لین دین۔ قسم بخدا ان کے چہرے سراسر نور ہوں گے۔ اور وہ نور کے ممبروں پر بیٹھے ہوں گے انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے جب دوسرے لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ○ (یونس۔62)

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ لکھتے ہیں:

☆ تمام صوفیا کے لیے یہ لازمی اور ضروری وظیفہ ہے کہ وہ آپسی محبت کی بھرپور حفاظت کریں۔ دلوں میں پراگندگی پیدا نہ ہونے دیں، دلی اور روحانی اتحاد سے اس پراگندگی کا ازالہ کر دیں، اس لیے کہ وہ سب ایک روحانی رشتہ میں منسلک ہیں اور تالیفِ الٰہی کے رابطہ سے باہم

جڑے ہوئے ہیں اور مشاہدۂ قلوب کے ساتھ وابستہ ہیں بلکہ خانقاہوں میں ان کی موجودگی ہی اس لیے ہے کہ تزکیۂ قلب اور آراستگیٔ نفس حاصل ہو اور اسی بنا پر ان کے مابین ربط وضبط کا سلسلہ قائم ہے (کسی دنیاوی غرض سے ایسا نہیں ہے)۔ اس صورت میں ان کے لیے باہمی خیرسگالی اور محبت اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مومن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ الفت ومحبت سے پیش آتے ہیں اور اس شخص میں کچھ بھی بھلائی نہیں ہے جو نہ خود دوسروں سے محبت کرتا ہے اور نہ دوسرے اس سے محبت کرتے ہیں۔''

شیخ ابوزرعہ طاہر بن یوسف رحمتہ اللہ علیہ اپنے مشائخ کی اسناد کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ارواح ایک لشکر کی طرح ہیں جو ایک جگہ جمع ہوگئی ہیں۔ جان پہچان والی ارواح آپس میں مانوس ہو جاتی ہیں اور جو ایک دوسرے سے متعارف نہیں وہ الگ تھلگ رہتی ہیں۔''

پس یہی حال اہلِ خانقاہ کا ہے کہ جب یہ لوگ ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں تو ان کے دل اور ان کے باطن بھی ایک دوسرے سے جُڑ جاتے ہیں اور ان کے نفوس ایک دوسرے کے ساتھی بن جاتے ہیں اور پھر وہ ایک دوسرے کے مال کے نگران ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے ''مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے''۔ پس جب وہ کسی ساتھی میں تفرقہ اور پراگندگیٔ قلب کا ظہور پاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کسی صوفی کے دل میں دوسرے کے خلاف خیالات پیدا ہو رہے ہیں تو اسے ناپسند کرنے لگتے ہیں اس لیے کہ تفرقہ کا ظہور نفسانی خواہش کا نتیجہ ہوتا ہے اور غلبۂ نفس سے وقت کا زیاں ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کبھی کسی درویش میں یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اور وہ نفس کا شکار ہو جاتا ہے تو یہ لوگ اس کو پہچان لیتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ یہ شخص اب جمعیت کے دائرے سے خارج ہوگیا اور یہ لوگ فیصلہ صادر کر دیتے ہیں کہ اس نے حکمِ وصیت کو ضائع کیا، ضبطِ نفس میں سستی برتی اور حسنِ رعایتِ اوقات کو ترک کر دیا۔ اس وقت اس کے ساتھ ناراضگی کا برتاؤ کر کے

اس کو پھر دائرہ جمعیت میں کھینچ کرلایا جاتا ہے۔

جس طرح ان کا ظاہر ربط وضبط سے آراستہ ہے اسی طرح ان کے باطن میں یہ ربط والفت قائم رہے' یہ وہ خصوصیت ہے جو مومنوں کے سوااور کسی گروہ میں نہیں پائی جاتی۔ (عوارف المعارف)

خانقاہ نشینوں کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ آپس میں مل جل کراور محبت سے رہیں کیونکہ دل میں حسد، کینہ اور بغض رکھنا روح کو میلا اور روحانی سفر کو روک دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی صوفی اپنے نفس سے مغلوب ہو کر اپنے کسی بھائی سے جھگڑ بیٹھے تو دوسرے بھائی کو چاہیے کہ اپنے بھائی کا مقابلہ نفس سے نہ کرے بلکہ نفس کا مقابلہ قلب سے کرے کیونکہ جب نفس کا مقابلہ قلب سے کیا جاتا ہے تو برائی اور شر کا مادہ زائل ہو جاتا ہے۔ یعنی اپنے بھائی کی بات کو دل پر مت لے اور اُس کی اِس حرکت کو صاف دلی سے معاف کر دے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ○ وَ مَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا ○ (41:34,35)

ترجمہ: تم اچھے طریقے سے پیش آؤ کہ وہ شخص جس کے ساتھ تمہاری عداوت ہے تمہارا گہرا دوست ہو جائے اور یہ طریقہ صرف وہ استعمال کر سکتے ہیں جو صابر ہیں۔

طالب پر لازم ہے کہ خانقاہ میں اپنا تمام وقت صرف طلبِ مولیٰ، ذکرِ اسم اَللّٰہُ ذات میں یا مرشد کی طرف سے دیئے گئے فرائض کی انجام دہی میں صَرف کرے نہ کہ اِدھر اُدھر کے فضول کاموں میں۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اپنے وقت کو ناجائز استعمال میں لائے گا کیونکہ ''وقت'' بھی اللہ کی امانت ہے جسے طلبِ مولیٰ میں خرچ کرنا تھا۔ آخرت میں اس ''وقت'' کی امانت کے متعلق بھی سوال جواب کیا جائے گا۔ تبلیغِ دین کے لیے مرشد کی طرف سے دی گئی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ایک دوسرے کی معاونت کرنا بھی انتہائی قابلِ تحسین عمل ہے۔

خانقاہ نشینوں کے لیے یہ بات بہت ضروری ہے کہ اپنے ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اِن کی کسی حرکت سے ہمسایوں کا سکون تباہ و برباد ہو جائے۔ خانقاہ میں فضول

دنیاوی باتوں اور شور وغوغا سے پرہیز کرنا چاہیے کہ دنیا اور اس کی باتیں طالبِ مولیٰ پر حرام ہیں۔

خانقاہ کا دارومدار اُس پاک انسانِ کامل (مرشدِ کامل) کی ذات پر ہوتا ہے جس کے گرد تمام طالبانِ مولیٰ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس بات کا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہیے کہ جب مرشد کریم خانقاہ میں تشریف فرما ہوں تو تمام خانقاہ نشینوں اور عارضی قیام کرنے والوں کو مرشد کریم کی بارگاہ میں بیٹھنا چاہیے کیونکہ مرشد کی صحبت ہی انسان کے قلب کو صاف اور نفس کو پاک کرتی ہے۔ اسی لیے تمام بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے ذاتی تمام ضروری اور غیر ضروری کاموں کو چھوڑ کر مرشد کی بارگاہ میں چلے جائیں۔

خانقاہ میں قیام کرنے والوں کو عاجزی سے کام لینا چاہیے کیونکہ نیت میں جتنا خلوص اور عاجزی ہوگی اتنا ہی زیادہ مرشد کی نگاہِ اکمل سے قلب کی صفائی ہوگی۔ تمام طالبانِ مولیٰ کو اس بات کا بھی خصوصی خیال رکھنا چاہیے کہ مرشد کریم کی بے ادبی نہ ہو۔ مرشد کی بارگاہ میں خاموشی سے بیٹھنا چاہیے اور ان کی گفتگو کو نہایت ادب واعتقاد کے ساتھ فیض کے حصول کی نیت سے سننا چاہیے۔ اگر مرشد کریم سے کوئی بات کرنی پڑے یا سوال پوچھنا ہو تو نہایت ہی آہستہ آواز اور ادب کے دائرہ میں رہ کر پوچھنا چاہیے۔ مرشد کریم کی طرف پیٹھ نہیں کرنا چاہیے۔

خانقاہ میں قیام کے بعد اگر کوئی بھائی واپسی کا ارادہ کرے تو اُس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مرشد کریم سے اجازت لیے بغیر واپس نہ جائے۔ مرشد کریم کی خانقاہ میں رہنا اور پھر اجازت کے بغیر واپسی کا ارادہ کر لینا ادب کے دائرہ کے خلاف ہے۔ خانقاہ کی صفائی کا خیال رکھنا بھی ہر خانقاہ نشین کی ذمہ داری ہے۔ عارضی قیام کرنے والے بھائیوں کو چاہیے کہ خانقاہ نشین بھائیوں کی اجازت کے بغیر خانقاہ سے باہر نہ جائیں۔

خانقاہ کی حدود میں غیر شرعی تمام کاموں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ سگریٹ نوشی، تمباکو نوشی، نشہ آور اشیا کے استعمال سے مکمل احتیاط برتنی چاہیے۔ نہ ہی خانقاہ میں ٹی وی، فلم یا موسیقی کی اجازت ہوتی ہے کیونکہ شریعت سے باہر کچھ بھی نہیں۔ آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کی حفاظت ہی فقر ہے۔

اللہ کے محبوب ولئ کامل کی ہمہ وقت موجودگی کے باعث خانقاہ کی فضا میں فیض ہی فیض ہوتا ہے۔ ہروقت جاری رہنے والے ذکرِالٰہی کی بدولت خانقاہ میں نور کی برسات ہوتی رہتی ہے جس سے ان خانقاہ نشینوں کے قلوب جگمگاتے رہتے ہیں۔ پس یہ بابرکت جگہ نہ صرف اس میں رہنے والوں بلکہ اس کے آس پاس کے تمام علاقے کے لیے رحمت کا باعث ہے، حتیٰ کہ اس کے باہر سے گزرنے والا اگر ہاتھ اٹھا کر دعا بھی کر دے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نیک مسلمانوں کے ذریعے اس کے گھر والوں اور پڑوسیوں کے سو آدمیوں کی مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔''

گزشتہ ادوار میں خانقاہ کے لیے 'رباط' کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ اس کی وجہ بیان کرتے ہیں ''رباط کا لفظ ان سرحدوں کے لیے بولا جانے لگا جو مسلمانوں اور کفار کے ملک کے بیچ میں فرق کرتی ہیں اور قوم یا محافظ جن کی حفاظت کرتے ہیں۔ لہٰذا جس طرح سرحد کی حفاظت کرنے والا مجاہد اپنے ملک کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح جو خانقاہ نشین ہے وہ رباط میں رہتا ہے اور وہاں ذکرِالٰہی اور اللہ کی اطاعت میں مشغول ہے، وہ بھی دعاؤں اور اطاعت گزاری سے بندوں اور شہروں سے بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔''

لہٰذا خانقاہ کی اہمیت اور اس کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا ہر مومن کا فرض ہے۔ اگر کوئی مسلمان سے مومن تک کا سفر کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی مرشدِ کامل کی صحبت کی خاطر اُس کی خانقاہ کو تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ہدایت کے طلب گار کو ہدایت کا راستہ ضرور دکھا دیتا ہے۔

صحبتِ مرشد کی اہمیت

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا کہ خانقاہ کی اہمیت اور فضیلت اس کے قائم کرنے والے فقیرِ کامل کی وجہ سے ہے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جس جگہ فقیرِ کامل کچھ دیر کے لیے ٹھہر جائے وہی خانقاہ ہے۔'' خانقاہ میں حاصل ہونے والے تمام فیوض و برکات کا دارومدار صحبت مرشد پر ہے۔ اسی صحبت سے طالب کا تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور اسے قربِ الٰہی میں ترقی ملتی ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

❁ اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَنَبِیٍّ فِیْ اُمَّتِہٖ

ترجمہ: شیخ (مرشدِ کامل) اپنی قوم (مریدوں) میں ایسے ہوتا ہے جیسے کہ ایک نبی اپنی اُمت میں۔

یعنی مرشد کامل اکمل اپنے مریدین کی تربیت بالکل اسی طرح سے کرتا ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فرمائی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارکہ ہے:

❁ میری امت کے آخری دور میں ہدایت اسی طرح پہنچے گی جیسے میں تمہارے درمیان پہنچا رہا ہوں۔ (مسلم)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ تربیت کیا تھا؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو طویل ورد اور وظائف میں مشغول فرمایا تھا؟ اس کا جواب ہمیں قرآنِ مجید کی اس آیت مبارکہ سے ملتا ہے:

❁ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (62:2)

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس نے معبوث فرمایا اُمیوں میں سے ایک رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جو ان کو اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور (اپنی نگاہِ کامل سے) ان کا تزکیۂ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب کا علم (علمِ لدنی) اور حکمت سکھاتا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآنِ پاک کی تعلیم دیتے اور پھر نگاہِ کامل سے ان کا تزکیہ فرماتے تا کہ ان کے قلوب پاک ہو کر قرآن کے نور کو جذب کرنے کے اہل ہو سکیں۔ جب نفس کا تزکیہ ہو جاتا تو تصفیہ قلب خود بخود ہو جاتا اور جلوۂ حق آئینۂ دل میں صاف نظر آنے لگتا اور دل جلوۂ حق کے لیے بے قرار رہنے لگتا۔ یہ بے قراری دراصل عشقِ الٰہی کا آغاز ہے اور عشقِ حقیقی کا یہ شعلہ محبوبینِ الٰہی کی نورانی صحبت کے بغیر نہیں بھڑکتا۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے "ایک دفعہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ ملے تو انہوں نے میری خیریت پوچھی کہ اے حنظلہ! (رضی اللہ عنہٗ) کیا حال ہے؟ میں نے کہا! حنظلہ منافق ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا یہ کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ان کی محفل میں حاضر ہوتا ہوں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنت دوزخ کا ذکر فرما رہے ہوتے ہیں تو ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور دل میں ایمان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی یاد نہیں رہتا اور دل اللہ کی محبت اور عشق سے لبریز ہو جاتا ہے لیکن جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ اور نظر سے ہٹ کر دنیاوی کاموں یعنی گھروں، اہل و عیال اور مال و جائیداد میں مصروف ہو جاتے ہیں تو یہ حالت نہیں رہتی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ نے جب یہ سنا تو فرمایا "بخدا میری بھی یہی حالت ہے۔" حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ وہاں سے چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، میں نے عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

فرمایا ''وہ کیسے؟'' میں نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب ہم آپ کی بارگاہ میں آپ کی نگاہ کے سامنے ہوتے ہیں تو ہمارے ایمان کی حالت کچھ اور ہوتی ہے اور جب ہم اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں تو ہمارے دل میں ایمان کی حالت وہ نہیں رہتی جو آپ کی بارگاہ میں ہوتی ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہاری حالت ہمیشہ ایسی ہی رہے جیسی کہ میرے پاس اور میری محفل میں ہوتی ہے تو فرشتے آرام گاہوں اور راستوں میں تمہارے ساتھ مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ! یہ گھڑی کبھی کبھی میسر آتی ہے (یعنی یہ صرف میری صحبت میں ہی میسر آسکتی ہے)۔''

اسی طرح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا ''تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھ سے اپنی جان، مال اور اولاد سے زیادہ محبت نہیں رکھتا'' تو یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا ''حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! میں اپنے اندر یہ کیفیت محسوس نہیں کرتا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''کیا تم محسوس نہیں کرتے''؟ اِس خطاب سے حضرت عمرؓ کے مراتب بلند ہوگئے اور فوراً عرض کیا ''اب محسوس کرتا ہوں''۔ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت معاذ بن جبلؓ (یا کسی اور صحابیؓ) کو یمن کا عامل مقرر کر کے بھیج رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا ''حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! میرے اندر عامل بننے کی صلاحیت نہیں ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِن کے کندھے کو چھوا تو وہ فوراً چلا اُٹھے ''حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! اب وہ صلاحیت میں اپنے اندر محسوس کرتا ہوں۔'' یہ ہے صحبت اور باطنی توجہ سے تزکیۂ نفس کرنا اور روحانی مراتب بلند کرنا۔

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ کامل اور صحبت کا فیض ہی تھا جس کی بدولت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں موجود تمام عیوب نہ صرف ختم ہوگئے بلکہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ کاملہ کا ہی عکس بن گئے۔ تابعین نے روحانی پاکیزگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت میں رہ کر پائی اور تبع تابعین نے تابعین کی صحبت سے۔ فیضانِ نبوت کا یہ سلسلہ خلافت در خلافت اب تک جاری ہے۔ چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت تا قیامت قائم ہے اس لیے قیامت تک ہر دور میں علماءِ

حق، عارفین اور اولیا کاملین آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روحانی وارث ہوتے رہیں گے۔ ان ہستیوں نے علم، اخلاق، تقویٰ، ایمان اور روحانی قوتیں وغیرہ سب کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ورثے میں پایا ہے۔

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں:

- تمہارے درمیان صورتاً کوئی نبی موجود نہیں ہے کہ تم اس کی اتباع کرو۔ پس جب تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متبعین (مرشدِ کامل) کی اتباع کرو گے جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی اتباع کرنے والے اور اتباع میں ثابت قدم ہیں تو گویا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کی۔ جب تم ان کی زیارت کرو گے تو گویا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی۔ (الفتح الربانی۔ مجلس 14)
- ولیٔ کامل (مرشد کامل اکمل) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس ولایت کا حامل ہوتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوتِ باطن کا جزو ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے اُس (ولیٔ کامل) کے پاس امانت ہوتی ہے۔ (سرالاسرار۔ فصل نمبر 5)

جو شخص بھی خلوصِ دل اور صدقِ نیت سے ان اولیا کرام کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس کے دل میں بھی وہ نور سرایت کر جاتا ہے جو انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل کیا تھا اور اس کا ظاہر و باطن سنور جاتا ہے۔ اس کی زندہ مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کی نگاہِ کامل پڑتے ہی قزاقوں کا پورا گروہ تائب ہو کر ولایت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہو گیا۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پہنچے تو حقیقت تک رسائی پا گئے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ حضرت بہلول دانا رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے تو امام سے بلند ہو کر ولایتِ کاملہ کے درجات پر فائز ہو گئے۔ مختصر یہ کہ اولیا کرام کی صحبت میں بیٹھنے والا کبھی خالی ہاتھ اور بے مراد نہیں رہتا۔ حدیث مبارکہ ہے:

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم)

صحبتِ مرشد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

یک زمانہ صحبتِ با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ترجمہ: اولیا کی صحبت میں گزرا ہوا ایک لمحہ سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ فرماتے ہیں:

❁ اے اللہ کے بندے تُو اولیا کرام کی صحبت اختیار کر کیونکہ ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ جب کسی پر نگاہ اور توجہ کرتے ہیں تو اس کو زندگی عطا کر دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ شخص جس کی طرف نگاہ پڑی ہے یہودی یا نصرانی یا مجوسی ہی کیوں نہ ہو۔ (الفتح الربانی۔ملفوظاتِ غوثیہ)

❁ اگر تُو نجات چاہتا ہے تو ایسے شیخِ کامل کی صحبت اختیار کر جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور علمِ خداوندی کو جاننے والا ہو اور وہ تجھے علم پڑھائے اور ادب سکھائے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے راستہ سے واقف کر دے۔ مرید کو دستگیر اور رہبر اور رہنما کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ وہ ایک ایسے جنگل میں ہے کہ جس میں کثرت کے ساتھ اژدھے اور بچھو ہیں اور طرح طرح کی آفات' پیاس اور ہلاک کرنے والے درندے ہیں۔ پس وہ شیخِ کامل دستگیر اس کو ان آفات سے بچائے گا اور اس کو پانی اور پھل دار درختوں کی جگہ بتاتا رہے گا۔ جب مرید بغیر رہنما اور شیخِ کامل کے درندوں اور سانپ اور بچھوؤں اور آفات سے بھرے ہوئے جنگل میں چلے گا تو نقصان اٹھائے گا۔

اے دنیا کے راستہ کے مسافر! تو قافلہ اور رہنما اور رفیقوں سے جدا نہ ہو ورنہ تیرا مال اور جان سب چلے جائیں گے اور اے آخرت کے راستہ کے مسافر تو ہمیشہ مرشد کامل کے ساتھ رہ وہ تجھے منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔ تو اس راستہ میں اس کی خدمت کرتا رہ، اس کے ساتھ حسنِ ادب سے پیش آ اور اس کی رائے سے علیحدہ نہ ہو۔ وہ تجھے علم سکھائے گا اور تجھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دے گا۔

(الفتح الربانی مجلس۔50)

❁ تم کسی ایسے شیخِ کامل کی صحبت اختیار کرو جو حکمِ خداوندی اور علمِ لدنّی کا واقف کار ہو اور وہ تمہیں اس کا راستہ بتائے۔ جو کسی فلاح والے کو نہیں دیکھے گا فلاح نہیں پا سکتا۔ تم اس شخص کی صحبت اختیار کرو جس کو اللہ کی صحبت نصیب ہو۔ (الفتح الربانی۔مجلس 61)

❁ اہلِ اللہ کے پاس بیٹھنا ایک نعمت ہے اور اغیار کے پاس بیٹھنا جو کہ جھوٹے اور منافق ہیں ایک عذاب ہے۔ (الفتح الربانی۔ مجلس 55)

حضرت امام فخر الدین رازیؒ سورۃ الفاتحہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

☆ بعض بزرگوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ''اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ'' فرمایا تو اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ فرمایا ''صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ'' اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مرید کے لیے ہدایت اور مکاشفہ کے مقامات تک پہنچنے کا سوائے اس کے کوئی راستہ نہیں کہ وہ کسی ایسے شیخِ کامل کی اتباع کرے جو اس کی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرے اور گمراہی اور ضلالت کے راستے سے بچائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر مخلوق پر نقص غالب ہوتا ہے اور ان کی عقول ادراکِ حق اور خطا و صحیح کے درمیان تمیز نہیں کر سکتیں۔ اس لئے ایسے شیخِ کامل کا ہونا ضروری ہے جس کی ناقص شخص اتباع کرے یہاں تک کہ اس کی ناقص عقل شیخِ کامل سے حاصل کردہ نور سے قوی و پختہ ہو جائے اور اس طرح وہ بھی مراتبِ سعادت اور کمالات کی بلندیوں پر فائز ہو جائے۔ (تصوف کے روشن حقائق)

شیخ محمد یوسف معروف بالکافیؒ اپنی کتاب ''نورِ مبین علی مرشد المعین'' میں فرماتے ہیں:

❁ شیخ کی صحبت سے حاصل ہونے والے نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ شیخِ کامل کا دیدار کرنے سے ربّ یاد آجاتا ہے یعنی شیخِ کامل ایک مضبوط واسطہ ہے جس کی وجہ سے مرید اپنے ربّ کو یاد کرتا ہے کیونکہ وہ شیخ کے چہرہ مبارک پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ انوار و تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے۔

آپؒ مزید فرماتے ہیں:

❁ شیخِ کامل کی صحبت کا ثمر یہ بھی ہوتا ہے کہ بندہ کو اپنے مولیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کو اِس کے نفسانی عیوب سے آگاہ کرتا ہے اور غیر اللہ کو چھوڑ کر بارگاہِ خداوندی میں آنے کی نصیحت کرتا ہے۔ پس سالک اپنی ذات اور تمام مخلوق میں سے کسی سے بھی نفع و ضرر کی اُمید نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی تکلیف کو دور کرنے اور حصولِ نفع کے لیے کسی مخلوق کی جانب متوجہ ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی

تمام سکنات وحرکات اور تصرفات محض اللہ کے لئے ہوتے ہیں اور وصول الی اللہ کا یہی مفہوم ہے۔

شیخ ابراہیم باجوریؒ ''جوہر توحید'' کی شرح میں فرماتے ہیں:

❁ کسی شیخِ کامل کے ہاتھ پر ریاضت کی منازل طے کرنا زیادہ منافع بخش ہے کیونکہ صوفیا کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے کہ ایک ہزار آدمیوں کے لیے ایک مردِ کامل کا حال ایک آدمی کو ہزار آدمیوں کے وعظ سے بہتر ہے۔ سالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے شیخِ کامل کی اتباع کرے جو قرآن وسنت کا جاننے والا ہو۔

سلطان الفقر پنجم سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ مرشد باطن کی راہ کے تمام مقامات ومنازل سے آگاہ ہوتا ہے اور ہر مشکل کا مشکل کشا ہوتا ہے۔ مرشد کامل توفیقِ الٰہی کا دوسرا نام ہے توفیقِ الٰہی کے بغیر کوئی بھی کام سرانجام نہیں دیا جاسکتا۔ مرشد جہاز کے تجربہ کار اور باخبر جہاز ران کی مانند ہوتا ہے جسے راستے میں آنے والی تمام آفات اور مشکلات (اور ان کے حل) کا علم ہوتا ہے۔ اگر بحری جہاز پر تجربہ کار جہاز ران نہ ہو تو جہاز ڈوب کر غرق ہو جاتا ہے مرشد خود ہی جہاز ہے اور خود ہی جہاز ران ہے: فَهِمَ مَنْ فَهِمَ (جو سمجھ گیا سو سمجھ گیا)۔ (عین الفقر)

سے روزے سے نفل نمازاں، سے سجدے کر کر تھکے ھُو
سے واری مکے حج گزارن، دِل دی دوڑ ناں مکے ھُو
چلے چلیے جنگل بھونا، اِس گل تھیں ناں پکے ھُو
سبھے مطلب حاصل ہوندے باھُوؒ، جد پیر نظر اِک تکے ھُو

مفہوم: مرشد کامل اکمل کی رہبری ورہنمائی کے بغیر معرفتِ الٰہی کے حصول کے لیے ہزاروں نوافل ادا کیے، سینکڑوں مرتبہ سجدہ میں سر رکھ کر التجا کی، حج ادا کیے، چالیس چالیس روز چلہ کشی بھی کی اور پھر جنگلوں میں تلاشِ حق کے لیے بھی پھرتے رہے لیکن ناکام رہے اور معرفتِ الٰہی سے محروم رہے لیکن جب میں نے مرشد کامل کی غلامی اختیار کی اور میرے مرشد کامل نے ایک نگاہِ فیض مجھ پر ڈالی تو میں نے اپنی منزلِ حیات کو پالیا۔ (ابیاتِ باھُوؒ کامل)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ صحبتِ مرشد کے متعلق فرماتے ہیں:

❁ مرشد کامل کی مجلس میں بیٹھنے سے دِل میں محبتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حدیثِ نبوی ہے ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی کہ کونسا دوست افضل اور بہتر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ کی یاد دلائے اور جس کی گفتار تمہارے عمل میں زیادتی کا باعث بنے۔'' (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ ۔حیات وتعلیمات)

❁ طالب کو چاہیے کہ مشاہدۂ حق تعالیٰ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے لیے ذکر، تصور اور مشق مرقومِ وجودیہ اسم اَللّٰہُ ذات یا تصورِ اسم محمدؐ (جیسا مرشد حکم دے) جاری رکھے اور مرشد کی مجلس میں حاضری کی کثرت رکھے کیونکہ مرشد کی صحبت اور مجلس ہی ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جس میں زنگ آلود قلوب کو پاک اور صاف کر کے ان میں نورِ ایمان داخل کیا جاتا ہے۔ مرشد کی ایک نگاہ وہ کام کرتی ہے جو ذکر و تصور چھ ماہ میں بھی نہیں کر سکتے جیسا کہ میاں محمد بخشؒ فرماتے ہیں ''صحبت پیر میرے دی بہتر نفل نمازوں۔'' اگر مرشد کی بارگاہ میں روزانہ حاضر نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک بار اور اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک بار ضرور مرشد کی مجلس میں صدق اور یقین کے ساتھ حاضر ہو کیونکہ مرشد کی محفل اور مجلس میں حاضری کے بغیر اسمِ اَللّٰہُ ذات بھی دِل میں قرار نہیں پکڑتا۔ (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ حیات وتعلیمات)

امام الوقت، مجددِ دین، شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

❁ جب تک طالب صحبتِ مرشد سے فیض یاب نہ ہو اسمِ اَللّٰہُ ذات کا اثر شروع نہیں ہوتا۔

❁ آج تک کسی ولیٔ کامل کو ولایت، معرفتِ الٰہی اور مشاہدۂ حق تعالیٰ بغیر مرشد کامل اکمل کی بیعت اور تربیت کے حاصل نہیں ہوا۔ امام غزالیؒ درس و تدریس کا سلسلہ چھوڑ کر حضرت یوسف نساجؒ کی بیعت نہ کرتے تو آج ان کا شہرہ نہ ہوتا، مولانا رومؒ اگر شاہ شمس تبریزؒ کی غلامی اختیار نہ کرتے تو انہیں ہرگز یہ مقام نہ ملتا۔ قصہ مختصر کہ فقر و طریقت کی تاریخ میں آج تک کوئی بھی مرشد کی راہنمائی اور بیعت کے بغیر اللہ تک نہیں پہنچ سکا۔ (سلطان العاشقین)

فقیر اور سجادہ نشین میں فرق

ولیٔ کامل اپنے ظاہری وصال سے قبل کچھ منتخب مریدین یا طالبوں کو خلافت عطا کرتا ہے جن میں سے صرف ایک خلیفۂ اکبر جبکہ باقی تمام خلفاءِ اصغر ہوتے ہیں۔ خلیفۂ اکبر امانتِ الٰہیہ[1]، امانتِ فقر کا حامل ہوتا ہے خلیفۂ اکبر ایک ہی ہوتا ہے اور سلسلہ کا امام یا سربراہ ہوتا ہے۔ خلفاء اصغر میں اکثر کو باطنی خلافت عطا کی جاتی ہے اور بعض کو ظاہری خلافت اور یہ ظاہری خلیفہ ہی ولیٔ کامل (مرشد) کے دربار کا سجادہ نشین یا گدی نشین ہوتا ہے۔ سجادہ نشینی کے لیے خلافت بھی ضروری نہیں ہے۔ بیٹا خود بخود سجادہ نشین ہو جاتا ہے کیونکہ قانونِ وراثت کی رو سے سجادہ نشینی بھی وارثت میں داخل ہے۔

عام طور پر جب کوئی ولیٔ کامل دنیا سے ظاہری پردہ فرما جاتا ہے تو اس کا خاندان اس کے مزار کا نگران بن جاتا ہے اور اس ولی کی اولاد میں سے عموماً اس کے بڑے بیٹے کو مزار کے تمام تر معاملات کا اختیار سونپ دیتا ہے یعنی سجادہ نشین یا گدی نشین بنا دیتا ہے۔ کسی بھی مزار کے سجادہ نشین کو محض مزار کے ظاہری اثاثے ہی وراثت میں ملتے ہیں نہ کہ روحانی۔ اس کی ذمہ داری ولیٔ کامل کے مزار کے معاملات کو سنبھالنا ہوتا ہے اور مزار پر اکٹھی ہونے والے آمدن پر بھی سجادہ نشین / گدی نشین کا حق ہوتا ہے۔

اس کے برعکس خلیفۂ اکبر اپنے مرشد یعنی فقیرِ کامل کا حقیقی اور روحانی وارث ہوتا ہے۔ فقیرِ کامل اپنے اس خاص مرید کو بے شمار ظاہری و باطنی آزمائشوں سے گزار کر باطن کے اعلیٰ ترین درجات فنا فی اللہ بقا باللہ پر فائز کرتا ہے جس کے بعد اسے مجلسِ محمدیؐ سے مسندِ تلقین و ارشاد

---

[1] امانتِ الٰہیہ اور خلافت کے متعلق تفصیل سے جاننے کے لیے مطالعہ کیجیے ''شمس الفقرا'' تصنیفِ لطیف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

سنبھالنے کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ خلیفۂ اکبر فقیرِ کامل ہوتا ہے جو اپنے مرشد میں فنا ہو کر عین بعین وہی بن جاتا ہے، اس کا عمل حتیٰ کہ شکل وصورت بھی اپنے مرشد کے عین بعین ہوتی ہے۔ وہ اپنے مرشد کے تمام تر باطنی وروحانی اثاثے کا وارث ہوتا ہے اس لیے وہ بھی اپنے مرشد کی طرح فقر کا منبع ہوتا ہے جو اللہ سے اللہ کے سوا کچھ طلب نہیں کرتا۔ فقیرِ کامل کو مرشد کے مزار کے معاملات یا آمدن سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ اس کا صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ اللہ کے قرب کا جو انتہائی مقام اس نے حاصل کیا سچے طالبانِ مولیٰ کو بھی ظاہری و باطنی رہنمائی کے ذریعے اس مقام تک رسائی دلوا سکے۔

خلفاءِ اصغر

مرشد کامل اکمل نورالہدیٰ اپنے بہت سے مریدین کو خلافت عطا کرتا ہے جن میں سے کچھ خلافت ظاہری اور کچھ باطنی ہوتی ہیں۔ خلافت ظاہری سے عام طور پر مرشد کے وصال کے بعد اس کے دربار اور خانقاہ کا نظم ونسق چلانا مقصود ہوتا ہے۔ عموماً سجادہ نشین حضرات خلافتِ ظاہرہ کے حامل ہوتے ہیں۔ جن مریدین کو خلافتِ باطنی عطا کی جاتی ہے وہ مرشد کی کسی نہ کسی صفت سے متصف ہوتے ہیں۔ مرشد چونکہ کُل ہوتا ہے، وہ کسی مرید سے راضی ہو کر اس کو اپنی خاص صفت سے متصف فرما کر خلافت عطا کر دیتا ہے اور یہ خلیفہ اپنے مریدین کی اسی صفت کے تحت باطنی تربیت کرتا ہے۔ اسی صفت کے طالب اس طرح کے مرشد یا خلیفہ کے پاس آتے ہیں۔ تصوف کی عام فہم زبان میں ان خلفا کو ''خلفا اصغر'' کہا جاتا ہے۔ سروری قادری سلسلہ میں یہ ''صاحبِ اسم مرشد'' ہوتے ہیں۔

خانقاہی نظام میں بگاڑ کی بنیادی وجہ

برصغیر پاک وہند میں برطانوی راج سے قبل جو دستور روا تھا اس کے مطابق کسی ولی کی وفات کے بعد اس کے مزار کی تولیت یا سجادہ نشینی اس ولی کے حقیقی وروحانی وارث کو ہی سونپی جاتی تھی اور عام

عوام بھی اسی عقیدے کے پیشِ نظر مزار کے سجادہ نشین سے محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ لیکن انگریزوں نے مسلمانوں کے صدیوں پرانے خانقاہی نظام کو تباہ کرنے کے لیے مزار کی سجادہ نشینی وارثت کے قانون کے تحت ولی کے ظاہری فرزند (بیٹے) کے سپرد کر دی، اس بات سے قطع نظر کہ آیا ولی کا بیٹا واقعی اس ذمہ داری کے قابل اور اس روحانی و باطنی مرتبے کا مستحق بھی ہے یا نہیں۔ یعنی جس طرح ایک ولی کے ظاہری اثاثوں کی تقسیم ہوتی اسی اصول کے تحت مزار کی سجادہ نشینی یا گدی نشینی بھی ایک موروثی تقسیم بن گئی۔ درحقیقت اس مرتبے کا اصل مستحق وہ مرید خاص خلیفۂ اکبر ہوتا ہے جو واقعتاً ولی (مرشد) کا نائب ہوتا ہے۔ جسے مرشد بے شمار امتحانات اور کڑی ظاہری و باطنی آزمائشوں سے گزار کر اپنا ہم مرتبہ بناتا ہے اور اس قابل بناتا ہے کہ وہ مسندِ تلقین وارشاد سنبھال کر خلقِ خدا کو راہِ معرفت کی طرف بلائے اور قرب و وصالِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسے اعلیٰ باطنی اوصاف سے متصف کرے، خواہ وہ خاص الخاص چنا ہوا مرید اس ولی کا اپنا بیٹا ہو یا کوئی اور۔

ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ اگر کوئی ولی کامل اپنی ظاہری حیات میں اپنے خلیفۂ اکبر کو اپنے مزار کا سجادہ نشین مقرر کر بھی دے تو عدالتِ وقت اسے برطرف کر دیتی ہے اور محض چند ماہ کے اندر اندر مزار کی سجادہ نشینی وارثت کے قانون کے تحت ولیٔ کامل کے ظاہری بیٹے کے سپرد کر دی جاتی ہے۔ دراصل ایسے قانون اس لئے بنائے گئے کہ مزار کی سجادہ نشینی میں مزار کی آمدن کے ساتھ ساتھ مزار کی جائیداد کی ملکیت بھی شامل ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ سجادہ نشینی کی بدولت سجادہ نشین کا سیاسی اثر و رسوخ خاصا بڑھ جاتا ہے اور اس کے نام و ناموس میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اولیا کرام کے مزارات کی سجادہ نشینی کے معاملات میں تنازعات بہت عام ہیں۔ بسا اوقات لوگ اس حد تک گر جاتے ہیں کہ سجادہ نشینی کی خاطر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے قتل و غارت سے بھی گریز نہیں کرتے۔ سجادہ نشینوں کے انہی کارناموں کے باعث لوگ اولیا اللہ سے بھی دور ہوتے جا رہے ہیں۔ بقول اقبالؒ

اُٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غمناک
نہ زندگی، نہ محبت، نہ معرفت، نہ نگاہ

میراث میں آئی ہے انہیں مسندِ ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اس شعر کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شاہینوں کے نشیمن یعنی خانقاہیں جہاں لوگوں کے دلوں میں ایمان کی شمع روشن کی جاتی تھی اب زاغوں[1] کے قبضے میں ہیں۔ ان کا مقصد صرف مال اکٹھا کرنا ہے کیونکہ تلقین وارشاد کی مسند تو انہیں وراثت میں ملی ہے۔'' آپ مدظلہ الاقدس مزید فرماتے ہیں ''لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اولاد میں ولایت وفقر کے حق دار نہیں ہوتے، ہوتے ہیں ضرور ہوتے ہیں اور بعض اوقات عام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوتے ہیں لیکن آج کے دور میں تو اکثر نااہلوں کو ہی گدی نشین دیکھا گیا ہے۔'' بقول اقبالؒ

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ[2] کہہ سکتے تھے جو، رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن

اس شعر میں اقبالؒ کہتے ہیں کہ وہ ولیٔ کامل فقیرِ کامل جو لوگوں کے مردہ قلوب کو ایمان کی روشنی سے زندہ کرتے تھے اب نایاب ہو گئے ہیں۔ مزاروں سے ملحقہ خانقاہوں میں صرف ایسے لوگ بیٹھے ہیں جو یا تو اس لیے گدی نشین بن گئے کہ ان کے آباؤ اجداد میں سے کوئی فقیرِ کامل کے اعلیٰ منصب پر فائز تھا یا اس لیے کہ انہیں وراثت میں بغیر محنت ومشقت کے مسندِ تلقین وارشاد مل گئی۔ یہ لوگ تو کاروبار کرتے ہیں مزاروں کا۔

فقرا کاملین کو نہ سیاست سے کوئی دلچسپی ہوتی ہے نہ نام وناموس کا کوئی شوق اور نہ دنیاوی مال و دولت کی ہوس۔ وہ تو صرف اللہ کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

☆ سروری قادری مرشد کبھی شہرت کا خواہاں نہیں ہوتا۔ (سلطان العاشقین)

☆ سلسلہ سروری قادری کے اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب کا حامل فقیر بھی عام انسانوں میں انہی کی طرح

---

[1] زاغ کوے کو کہتے ہیں۔ [2] اُٹھ اللہ کے حکم سے۔ حضرت عیسیٰؑ یہ کلمات فرما کر مردوں کو زندہ کرتے تھے۔

رہتا ہے اور اپنے مراتب مخلوق پر کبھی ظاہر نہیں کرتا۔ (سلطان العاشقین)

بہت سے مشہور اولیا اللہ جیسا کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ، حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ، خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ، حضرت نظام الدین اولیاؒ، حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ، حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائیؒ، حضرت لال شہباز قلندرؒ، بری امام شاہ عبد اللطیف کاظمیؒ، حضرت شاہ شمس تبریزؒ، مولانا رومؒ، حضرت سخی سلطان باھوؒ، حضرت سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانیؒ، حضرت پیر محمد عبد الغفور شاہؒ، حضرت پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ، حضرت سخی سلطان محمد عبد العزیزؒ اور بہت سے اولیا کرام کسی مزار کے سجادہ نشین نہ تھے بلکہ ان سب نے صرف اپنی نگاہ کامل اور اپنی خانقاہوں کے ذریعے طالبانِ مولیٰ کو قرب و دیدارِ الٰہی کی منازل طے کروا کر اللہ تک پہنچایا۔

عام لوگوں کے ذہن میں خانقاہی نظام کا جو صدیوں پرانا تصور چلا آ رہا ہے اس کے مطابق سجادہ نشین ہی ولی کا وارث ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ سجادہ نشین کے ظاہری رعب و دبدبے، شان و شوکت اور اثر و رسوخ کو دیکھ کر لوگ اسے ولی سمجھ بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب اسے روحانی اوصاف اور قوتوں سے خالی پاتے ہیں تو بدظن ہو کر یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ اس دور میں کوئی حقیقی ولی ہے ہی نہیں۔ نااہل سجادہ نشین / گدی نشین اس متعصب طبقہ کو بھی زبان طعن دراز کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں جن کے دلوں میں پہلے ہی اللہ کے ولیوں کے لیے بغض بھرا ہوا ہے۔ مزاروں اور خانقاہوں پر اصل ولیوں کی بجائے گدی نشینوں کے قبضہ سے ہونے والی تباہی کی وجہ سے آج پورا معاشرہ روحانی طور پر اپاہج نظر آتا ہے کیونکہ سکون تو روحانیت میں ہے۔ روحانیت کے بغیر انسانیت اور اخلاقیات نابینا ہے۔

فقیرِ کامل اور سجادہ نشین کی خانقاہ میں فرق

فقیرِ کامل کے لیے ضروری نہیں کہ وہ کسی مزار کا گدی نشین یا سجادہ نشین بھی ہو لیکن یہ لازم ہے کہ وہ خانقاہ بنا کر لوگوں کو راہِ حق کی دعوت دے اور طالبانِ مولیٰ کو اپنی نورانی صحبت کا فیض مہیا کرے،

ان کا تزکیۂ نفس کر کے اعلیٰ روحانی مراتب تک پہنچائے اور دینِ حق کی تبلیغ و ترویج کے لیے مبلغ تیار کرے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔

فقیرِ کامل کی خانقاہ فقر کا مرکز ہوتی ہے جہاں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فخر یعنی فقر کا خزانہ تقسیم کرتا ہے۔ ایسے فقیرِ کامل کی خانقاہ میں لوگ اللہ ربّ العزت کا قرب و معرفت حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں اور اپنی باطنی تربیت و اصلاح کے لیے یہاں قیام پذیر ہوتے ہیں۔ فقیرِ کامل ان طالبانِ مولیٰ کو ان کے نفس کی خواہشات کے برعکس مجاہدات سے گزارتا ہے اور اپنی صحبت میں ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعے وہ باطنی تقویت بخشتا ہے۔ جس کی بدولت طالبانِ مولیٰ نفس و شیطان کے چنگل سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ ان کا نفسِ امارہ ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے نفسِ مطمئنہ کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز ہو جاتا ہے۔

فقیرِ کامل کی خانقاہ میں تربیت پانے والے طالبانِ مولیٰ کی ارواح فقیر کی روحانی صحبت کے زیرِ اثر انوار و تجلیات سے منور ہو جاتی ہیں کیونکہ یہاں کسی ایسے عمل کی اجازت نہیں ہوتی جو شریعتِ محمدی کے دائرہ کار سے باہر ہو۔ یہاں اخوت، بھائی چارہ، اتحاد، رحمدلی اور آپس میں اچھے سلوک جیسے جذبات عملی طور پر پروان چڑھتے ہیں۔ ان خصوصیات کو دیکھتے ہوئے کثیر تعداد میں دنیادار بھی فقیرِ کامل کی خانقاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور دنیاوی مسائل کے حل کے لیے درخواست کرتے ہیں۔ یہ فقیرِ کامل کا ہی تصرف ہے کہ وہ اہلِ دنیا کو بھی اپنی نگاہِ کامل سے طالبانِ مولیٰ بنا دیتا ہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فقیرِ کامل اور اس کی خانقاہ کے متعلق فرماتے ہیں:

☆ ''فقیرِ کامل کی زندگی اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر حجت ہوتی ہے۔ فقیر جہاں بھی زندگی گزارتا ہے جامع صفاتِ الٰہی ہونے کی وجہ سے نورِ حق سے معاشرے کو منور کرتا ہے۔ اسی طرح فقیرِ کامل کی خانقاہ حیات بخش مرکز ہوتی ہے جہاں لوگوں کا تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب ہوتا ہے۔''

اس کے برعکس ایک سجادہ نشین کی خانقاہ اس سے ملحق مزار کی بدولت مشہور ہوتی ہے۔ یہاں آنے والے زائرین دراصل مزار کی زیارت کے لیے آتے ہیں نہ کہ خانقاہ سے مستفید ہونے۔ حقیقت تو

یہ ہے کہ زائرین کی اکثریت اس بات سے بھی لاعلم ہوتی ہے کہ مذکورہ مزار کا گدی نشین یا سجادہ نشین کون ہے۔ چونکہ مزار کا سجادہ نشین روحانی قوتوں کا تصرف نہیں رکھتا اس لیے یہاں آنے والے زائرین کو اس سے نہ تو کوئی باطنی فیض نصیب ہوتا ہے اور نہ ہی ان کے باطنی درجات بلند ہوتے ہیں۔ لہٰذا اللہ ربّ العزت سے تعلق کمزور اور غیر مخلص ہونے کی بنا پر ایک سجادہ نشین کی خانقاہ میں غیر شرعی افعال بھی وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ سجادہ نشین یا گدی نشین حضرات بذاتِ خود ایسے کئی اعمال کے مرتکب ہوتے ہیں جن کا دور دور تک شریعتِ محمدی یا فقرِ محمدی سے کوئی واسطہ نہیں مثلاً گلے میں مالائیں، ہاتھوں میں رنگ برنگ کی انگوٹھیاں، لمبے لمبے بال، ننگے پاؤں دھمال ڈالنا، پیروں میں عورتوں کی طرح کڑے پہن لینا اور بعض کا تو یہ حال ہے کہ اپنا بدن بھی ٹھیک طرح سے نہیں ڈھانپتے، ان تمام بدعات کا اسلام سے کچھ لینا دینا نہیں۔ نااہل گدی نشین / سجادہ نشین محض عام لوگوں سے ممتاز نظر آنے کے لیے ایسی حرکتیں کرتے ہیں جو سراسر خلافِ شریعت ہیں۔ سلطان الفقر پنجم عارفین کے سلطان حضرت سخی سلطان باھُوؒ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

☆ شریعت پر عمل کرنے سے دیدارِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ (امیر الکونین)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان مبارک ہے:

☆ ہم نے جو بھی مرتبہ حاصل کیا شریعت پر چل کر حاصل کیا۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے سلسلہ سروری قادری کے موجودہ امام سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

☆ فقر کی ابتدا بھی شریعت ہے اور انتہا بھی شریعت ہے اور تارکِ شریعت فقر کی خوشبو تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (شمس الفقرا)

مندرجہ بالا عبارات سے ایک بات تو صاف ظاہر ہے کہ فقیرِ کامل نہ تو خود تارکِ شریعت ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی قائم کردہ خانقاہ میں کوئی خلافِ شریعت کام ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسی نام نہاد خانقاہیں جو دین کے نام پر بدعات کو پروان چڑھا رہی ہیں اور لوگوں کو بیوقوف بنا کر ان سے پیسہ بٹور رہی ہیں؛ وہ خانقاہیں نہیں بلکہ شرک کا اڈا ہیں اور ان خانقاہوں کے سربراہ جھوٹے، کذاب اور ایمان پر ڈاکہ

ڈالنے والے ہیں جو محض اپنی شان وشوکت، جھوٹی انا اور معاشرے میں اپنی عزت و نام بنانے کی خاطر تصوف کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ایسے راہزن اور دھوکے باز و مکار لوگوں سے بچنا چاہیے اور کسی فقیرِ کامل، ولیٔ کامل کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات کی بدولت معرفتِ الٰہی اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری عطا فرمائے۔

تعارف سلسلہ سروری قادری

سلسلہ سروری قادری کو سروری قادری اس لیے کہا جاتا ہے کہ سروری کا مطلب ہے سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت ہونا اور قادری کا مطلب ہے سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کی اتباع کرنا یعنی اُن کے طریقہ پر چلنا۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- سروری قادری اُسے کہتے ہیں جسے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دستِ بیعت فرماتے ہیں اور اس کے وجود سے بدخلقی کی خو بُو ختم ہو جاتی ہے اور اُسے شرعِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی راہ پر گامزن ہونے کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے۔ (محک الفقر کلاں)
- ایک اس مرتبہ کے بھی سروری قادری ہوتے ہیں جنہیں خاتم النبیین رسول ربّ العالمین سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی مہربانی سے نواز کر باطن میں حضرت محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کے سپرد کر دیں اور حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہٗ بھی اُسے اس طرح نوازتے ہیں کہ اُسے خود سے جدا نہیں ہونے دیتے۔ (محک الفقر کلاں)

سلسلہ سروری قادری کو دیگر سلاسل پر فضیلت فقر، دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی کی حضوری جیسی عظیم نعمتوں کی بدولت حاصل ہے جن سے بلند اور اعلیٰ کوئی مقام و مرتبہ نہیں اور جو کسی دوسرے

سلسلہ طریقت سے حاصل نہیں کیے جا سکتے۔ فقر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ورثہ ہے جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

❁ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے فقر مجھ سے ہے۔

❁ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ فَافْتَخِرُ بِہٖ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے اور فقر ہی کی بدولت مجھے تمام انبیا و مرسلین پر فخر حاصل ہے۔

فقر دیدار و وصالِ الٰہی اور مجلسِ محمدی کی حضوری کی راہ ہے جو سلسلہ سروری قادری کے علاوہ کسی دوسرے سلسلے میں نہیں جیسا کہ حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

☆ مرتبہ فقر صرف قادری طریقہ میں پایا جاتا ہے۔ دوسرے خانوادوں میں یہ قدرت نہیں کہ وہ فقر میں دم مار سکیں۔ (نورالہدیٰ کلاں)

☆ با اخلاص ذکر خاص کر جس سے ذاکر فنا فی اللہ ذات ہو کر مشرفِ دیدارِ الٰہی رہتا ہے' صرف طریقہ کامل سروری قادری میں پایا جاتا ہے۔ اگر کوئی دوسرا طریقہ اس کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا، کذاب اور اہلِ حجاب نام و ناموسِ نفس خراب ہے۔ (نورالہدیٰ کلاں)

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سروری قادری ہیں اور آپؒ قادری سلسلہ کی دو شاخوں کا ذکر فرماتے ہیں۔ سروری قادری اور زاہدی قادری۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ہی سلسلہ سروری قادری کو برصغیر میں عروج حاصل ہوا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ سروری قادری کو ہی کامل قادری یا اصل قادری سلسلہ تسلیم کرتے ہیں۔ آپؒ فرماتے ہیں:

❁ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے' ایک سروری قادری اور دوسرا زاہدی قادری۔ سروری قادری مرشد صاحبِ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہوتا ہے اس لیے وہ جس طالبِ اللہ کو حاضراتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تعلیم و تلقین سے نوازتا ہے تو اُسے پہلے ہی روز اپنا ہم مرتبہ بنا دیتا ہے جس سے طالبِ اللہ اتنا لا یحتاج و

بے نیاز مُتَوَکَّلْ اِلَی اللہ ہوجاتا ہے کہ اُس کی نظر میں مٹی وسونا برابر ہوجاتے ہیں۔ زاہدی قادری طریقے کا طالب بارہ سال تک ایسی ریاضت کرتا ہے کہ اُس کے پیٹ میں طعام تک نہیں جاتا' بارہ سال کی ریاضت کے بعد حضرت پیر صاحب (محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز) اُس کی دستگیری فرماتے ہیں اور اُسے سالک مجذوب یا مجذوب سالک بنادیتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں سروری قادری طالب کا مرتبہ محبوبیت کا مرتبہ ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

❁ زمان ولا مکان پر مکمل تصرف رکھنے والا طریقہ صرف قادری ہے اور قادری بھی دو قسم کے ہوتے ہیں' ایک زاہدی قادری اور دوسرے سروری قادری۔ سروری قادری طریقہ وہ ہے جو اس فقیر کو حاصل ہے کہ یہ فقیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دستِ بیعت فرمایا اور خندہ پیشانی سے فرمایا ''خلقِ خدا کی راہنمائی میں ہمت کرو۔'' بعد از تلقین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس فقیر کا ہاتھ پکڑ کر حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے سپرد کردیا۔ حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے بھی سرفرازی بخشی اور خلقِ خدا کو تلقین کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ اُن ہی کی نظرِ کرم کا کمال ہے کہ بعد میں اس فقیر نے جب بھی کسی طالبِ اللہ کے ظاہر و باطن پر توجہ کی اُسے ذکر اذکار اور مشقت و ریاضت میں ڈالے بغیر محض تصور اسمِ اللہ ذات اور تصور اسمِ محمدؐ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں پہنچادیا۔ پھر اُس نے جدھر بھی نظر اُٹھائی اُسے اسمِ اللہ ذات ہی نظر آیا اور اس کے سامنے کوئی حجاب باقی نہ رہا۔ سروری قادری طریقہ کم حوصلہ نہیں۔ یہ نہایت ہی فیض بخش طریقہ ہے جب کہ دیگر طریقوں میں لوگوں نے بعض طالبوں کو آتشِ اسمِ اللہ ذات سے جلا کر مار ڈالا' بعض اسمِ اللہ ذات کا بوجھ برداشت نہ کرسکے اور عاجز ہو بیٹھے اور بعض مردود و مرتد ہوگئے۔ (عین الفقر)

آپ رحمتہ اللہ علیہ سروری قادری سلسلہ کی دوسرے سلاسل طریقت پر برتری کے متعلق فرماتے ہیں:

❁ سروری قادری کامل کی ابتدا کیا ہے؟ قادری کامل (سروری قادری مرشد) نظر سے یا تصور

اسمِ اَللّٰهُ ذات سے یا ضربِ کلمہ طیب سے یا باطنی توجہ سے طالبِ اللہ کو معرفتِ الٰہی کے نور میں غرق کر کے مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے کہ طریقہ قادری میں یہ پہلے ہی روز کا سبق ہے۔ جو مرشد اس سبق کو نہیں جانتا اور طالبوں کو مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی حضوری میں نہیں پہنچاتا وہ قادری کامل ہرگز نہیں۔ اُس کی مستیٔ حال محض خام خیالی ہے کہ قادری کامل معرفتِ الٰہی کے نور میں غرق ہو کر ہمیشہ غرقِ وصال رہتا ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

❁ سروری قادری اُسے کہتے ہیں جو نرشیر پر سواری کرتا ہے اور غوث وقطب اُس کے زیرِ بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز اُن کی نگاہ میں آجاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مکمل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت وریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا پھرے۔ اس طریقہ کے عاشق وطالب دنیا سے تارک فارغ ہوتے ہیں کہ عارف واصل ہونا سروری قادری طریقے کا ابتدائی مرتبہ ہے۔ سروری قادری طریقے کے طالبوں اور مریدوں میں غوث وقطب اور ابدال واوتاد قیامت تک کم نہ ہوں گے کیونکہ اس طریقہ میں ابتدا وانتہا ایک ہی ہے یعنی تصور اسم اَللّٰهُ ذات کی تاثیر طالب کو ذکر فکر میں مبتلا کیے بغیر تمام مراتب تک پہنچا دیتی ہے۔ اس طریقہ کو شریعت سے پائیداری اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم وتلقین سے افتخار حاصل ہے۔ یاد رہے کہ حضرت پیر دستگیر مادرزاد ولی اللہ، فقیر فنا فی اللہ، وزیرِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور عارف باللہ معشوقِ اللہ ہیں۔ انہیں بارگاہِ ربّ الارباب سے پیر دستگیر محی الدین، بقا باللہ قطب، فردانیت میں غوث اور وحدانیت میں غوث الاعظم کا خطاب اس لیے دیا گیا کہ آپؓ کے سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو پہلے ہی روز اسمِ اعظم (اسم اَللّٰهُ ذات) عطا کر دیا جاتا ہے اور انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری بخش کر غالب الاولیا حبیب بنا دیا

جاتا ہے۔اس طریقہ سے فیض یاب ہونے والے باطن صفا اہلِ تصدیق طالب مرید ہروقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر رہتے ہیں۔ دنیا میں ایسے سروری قادری لایحتاج فقیر بہت ہی کم پائے جاتے ہیں جو دنیا و عقبیٰ سے بے نیاز صاحبِ ہدایت و صاحبِ رازِ عنایت ہوتے ہیں' ایک ہی دم میں دونوں جہان طے کر کے صاحبِ جود و کرم ہو جاتے ہیں اور کشف و کرامات کو باعثِ ننگ سمجھ کر اُن سے مطلق شرم وحیا کرتے ہیں کہ سروری قادری فقیر کی نظر وحدانیتِ اِلٰہ پر ہوتی ہے۔ سروری قادری فقیر ایسا بادشاہ ہے جو معرفتِ الٰہی کے اسرار سے ہروقت آگاہ رہتا ہے۔(محک الفقر کلاں)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سلسلہ سروری قادری کے متعلق فرماتے ہیں:

❁ سروری قادری طریقہ میں رنج ریاضت' چلہ کشی' حبسِ دم' ابتدائی سلوک اور ذکر فکر کی اُلجھنیں ہرگز نہیں ہیں یہ سلسلہ ظاہری درویشانہ لباس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشائخانہ طور طریقوں مثلاً عصا، تسبیح، جُبّہ و دستار وغیرہ سے بے زار ہے۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ مرشد پہلے ہی روز سلطان الاذکار کا ذکر اور تصور اسم اَللّٰہُ ذات اور مشق مرقومِ وجودیہ عطا کر کے طالب کو انتہا پر پہنچا دیتا ہے۔ جبکہ دوسرے سلاسل میں یہ سب کچھ نہیں ہے اس لیے حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلسلہ سروری قادری کے طالب (مرید) کی ابتدا دوسرے سلاسل کی انتہا کے برابر ہوتی ہے۔(شمس الفقرا)

سروری قادری مرشد کے بارے میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

❁ سروری قادری مرشد مجمل و جامع ہوتا ہے۔ وہ ظاہر و باطن میں ایسی کتاب ہوتا ہے جو طالبِ مولیٰ کے لیے کُتب الاکتاب کا درجہ رکھتی ہے جس کے مطالعہ سے طالب اس شان سے فنافی اللہ ہوتا ہے کہ اس کے سامنے کوئی حجاب باقی نہیں رہتا۔ اس کتاب (سروری قادری مرشد) کو جو طالب صدق، اخلاص، اعتقاد و پاکیزگی کے ساتھ پڑھتا ہے وہ جلد ہی اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔(کلید

التوحید کلاں)

عارف کامل قادری بہر قدرتے قادر و بہر مقام حاضر

ترجمہ: عارف کامل قادری (صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل سروری قادری) ہر قدرت پر قادر اور ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

سروری قادری مرشد بھی دو طرح کے ہوتے ہیں:

صاحبِ اسم: صاحبِ اسم صاحبِ ذکر ہے اور صاحبِ اسم مقامِ خَلق پر ہوتا ہے۔ یہ خلفا ہوتے ہیں، ان کے مریدین ساری عمر اسم نقش کرنے میں گزار دیتے ہیں۔

صاحبِ مسمّٰی: صاحبِ مسمّٰی فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ ہوتا ہے۔ امانتِ الٰہیہ، خلافتِ الٰہیہ کا حامل اور انسانِ کامل کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے اور یہی مرشدِ کامل اکمل نور الہدیٰ ہے۔ اِن کے مریدین کو اسمِ اَللّٰہُ ذات سے تصورِ شیخ حاصل ہوتا ہے۔ ایسے مرشد کے بارے میں سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں ''عارف باللہ، فنا فی اللہ فقیر اسے کہتے ہیں جو فنا فی الرسول ہو، فنا فی فقر ہو اور فنا فی ''ھُو'' ہو۔''
(عین الفقر)

شجرہ فقر سلسلہ سروری قادری

سلسلہ سروری قادری کا شجرہ فقر اس طرح سے ہے:

1۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
2۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
3۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ
4۔ حضرت شیخ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ
5۔ حضرت شیخ داؤد طائی رحمتہ اللہ علیہ

6۔ حضرت شیخ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ
7۔ حضرت شیخ سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ
8۔ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ
9۔ حضرت شیخ جعفر ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ
10۔ حضرت شیخ عبدالعزیز بن حرث بن اسد تمیمی رحمتہ اللہ علیہ
11۔ حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمتہ اللہ علیہ
12۔ حضرت شیخ محمد یوسف ابوالفراح طرطوسی رحمتہ اللہ علیہ
13۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد قریشی رحمتہ اللہ علیہ
14۔ حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ
15۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ
16۔ حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر سیّد عبدالرزاق جیلانی رحمتہ اللہ علیہ
17۔ حضرت شیخ سیّد عبدالجبار جیلانی رحمتہ اللہ علیہ
18۔ حضرت شیخ سیّد محمد صادق یحییٰ رحمتہ اللہ علیہ
19۔ حضرت شیخ سیّد نجم الدین برہان پوری رحمتہ اللہ علیہ
20۔ حضرت شیخ سیّد عبدالفتاح رحمتہ اللہ علیہ
21۔ حضرت شیخ سیّد عبدالستار رحمتہ اللہ علیہ
22۔ حضرت شیخ سیّد عبدالبقار رحمتہ اللہ علیہ
23۔ حضرت شیخ سیّد عبدالجلیل رحمتہ اللہ علیہ
24۔ حضرت شیخ سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ
25۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ
26۔ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ
27۔ سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشی رحمتہ اللہ علیہ

28۔ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ

29۔ سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ

30۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ

31۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

خانقاہ سلسلہ سروری قادری

خانقاہ سلسلہ سروری قادری کو دیگر سلاسل کی خانقاہوں پر اسی طرح فضیلت اور فوقیت حاصل ہے جس طرح سلسلہ سروری قادری کو دیگر سلاسل پر۔ اس خانقاہ کا طرۂ امتیاز انسانِ کامل کی پُرنور صحبت ہے جو اللہ کے صادق طالبوں کو دنیا میں کہیں اور میسر نہیں آسکتی کیونکہ ہر دور کے انسانِ کامل اور امام الوقت کا تعلق صرف سلسلہ سروری قادری سے ہوتا ہے کہ یہ تمام اولیا کے بادشاہ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا سلسلہ ہے جن کا قدم تمام اولیا کے سر پر ہے۔ تمام دیگر سلاسل کے امامین نے حضور غوث پاکؓ سے فیض حاصل کر کے اپنے سلاسل کی بنیاد رکھی جبکہ سلسلہ سروری قادری آپ رضی اللہ عنہٗ کا اپنا سلسلہ ہے۔ پس جیسے آپؓ تمام اولیا کے سردار ہیں اسی طرح آپؓ کا سلسلہ تمام سلسلوں کا سردار ہے۔ لہٰذا یہ ممکن ہی نہیں کہ وقت کا امام اعلیٰ ترین سلسلہ کی بجائے کسی اور سلسلہ سے ہو۔

موجودہ دور میں سلسلہ سروری قادری کے امام، مجددِ دین، امانتِ الٰہیہ کے حامل انسانِ کامل، فقیرِ کامل مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہیں جو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے حقیقی و روحانی

وارث ہیں۔ علامہ ابنِ عربیؒ ''انسانِ کامل'' کے متعلق فرماتے ہیں:

❁ پس ازل سے ابد تک انسانِ کامل ایک ہی ہے اور وہ ذات صاحبِ لولاک سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کے تمام رسولوں، نبیوں، خلیفوں کی صورت میں ظاہر ہوتی رہی ہے اور ختم نبوت کے بعد غوث، قطب، ابدال، اولیا اللہ کی صورت میں اعلیٰ قدر مراتب ظاہر ہوتی رہے گی۔ (فصوص الحکم)

حضرت سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی رحمتہ اللہ علیہ انسانِ کامل کے متعلق فرماتے ہیں:

❁ حقیقتِ محمدیہ ہر زمانے میں اس زمانہ کے اکمل کی صورت میں اس زمانہ کی شان کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔ یہ انسانِ کامل اپنے زمانہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خلیفہ ہوتا ہے۔ (انسانِ کامل)

بطور انسانِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کی راہ کو طالبانِ مولیٰ کے لیے آسان ترین بنانے کے لیے انقلابی اقدامات اٹھائے ہیں۔ گزشتہ ادوار میں طالبوں اور مریدوں کو اسمِ اَللّٰہُ ذات چار منازل میں ترتیب وار عطا کیا جاتا تھا یعنی اَللّٰہُ، لِلّٰہ، لَہٗ، ھُو ۔ طالب درجہ بدرجہ ان منازل سے گزرتا اور ساتھ ساتھ قربِ الٰہی میں بھی ترقی کرتا۔ اس عمل میں کافی عرصہ بھی لگ جاتا تھا اور جو طالب پہلی منزل پار نہ کر پاتا وہ اگلی منزل پر بھی پہنچ نہ پاتا تھا۔ اس طرح بہت سے طالب اپنی طلب میں ناقص ہونے کی وجہ سے ابتدائی منازل پار نہ کر سکتے اور 'ھُو' تک کبھی پہنچ ہی نہ پاتے تھے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے صرف چند خاص الخاص طالبانِ مولیٰ کو ذکر ''ھُو'' عطا فرمایا اور اپنی زندگی میں ہی اپنے محرمِ راز اور روحانی وارث سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو طالبانِ مولیٰ کو ذکرِ ھُو عطا کرنے کی اجازت دے دی۔ مسندِ تلقین و ارشاد سنبھالتے ہی آپ مدظلہ الاقدس نے راہِ فقر میں یہ انقلاب پیدا کیا کہ ذکر اسمِ اَللّٰہُ ذات کی چار منازل سے گزارنے کی بجائے آپ مدظلہ الاقدس اپنے ہر مرید کو بیعت کرتے ہی ذکرِ 'یاھُو' عنایت کر کے اسے یک دم بارگاہِ الٰہی کی حاضری کے لائق بنا دیتے ہیں۔ بیشک یہ آپ مدظلہ

الاقدس کی بارگاہِ ربوبیت میں انتہائی قرب اور اعلیٰ مقام کی نشانی اور دلیل ہے کیونکہ جو ذات جتنی قربِ الٰہی کے مقام پر ہوگی وہ اتنی ہی جلد اپنے طالبوں کو قربِ خداوندی دلانے کی استطاعت رکھتی ہوگی۔

'ھُو' سلطان الاذکار ہے۔اس کی تجلیات سب سے تیز اثر رکھتی ہیں۔ایک نووارد طالب کے لیے انہیں سہنا قطعاً آسان نہیں ہے۔ یہ صرف اس کے کامل مرشد کا کمال ہے جو خود اس کو یہ تجلیات برداشت کرنے کے لائق بناتا ہے۔ ہر پل خود اس کے گرد حصار کی طرح رہ کر ھُو کی ان تجلیات کو اس پر سہل اور لطیف بنا دیتا ہے۔

سلطان الاذکار 'ھُو' کے ساتھ ساتھ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیض کو بھی تاریخ میں پہلی بار تمام طالبانِ مولیٰ کے لیے عام فرما دیا ہے۔

خانقاہ کا قیام

سلسلہ سروری قادری کے تمام مشائخ کی طرح آپ مدظلہ الاقدس نے بھی 23 اکتوبر 2009 میں خانقاہ کی بنیاد رکھی۔ یہ خانقاہ پوری دنیا میں فیضِ فقر کو پھیلانے کا ذریعہ ہے۔اس خانقاہ کے قیام کا مقصد طالبانِ مولیٰ کی تربیت اور تزکیۂ نفس اسی طریق پر کرنا ہے جس طریق پر صوفیا کرام کی خانقاہوں میں راہِ فقر کے طالبوں اور مریدوں کی تربیت اور تزکیۂ نفس ہوتا رہا ہے۔لاہور کے باہر سے بھی مریدین آکر اس خانقاہ میں مقیم ہوتے ہیں اور چند دِن دنیا سے خلوت نشین ہو کر اپنے مرشد کی صحبت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ خانقاہ کے دروازے فرقہ و طبقہ کے امتیاز کے بغیر ہر خاص و عام، ہر مکتبہ فکر اور ہر فرقے کے لیے دن رات کھلے ہیں۔

اس خانقاہ میں طالبوں کے تزکیہ نفس کے علاوہ فقر کے فیض کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لیے دن رات مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین کی زیرِ نگرانی کام ہو رہا ہے۔ یہاں جاری سرگرمیوں کی

تفصیل درج ذیل ہے:

تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ)

دعوتِ فقر ایک تحریک ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور سے مسلسل کسی نہ کسی شکل اور صورت میں جاری رہی ہے۔ موجودہ دور میں اس تحریک اور دعوت کو آگے بڑھانے کے لیے موجودہ دور کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق ایک جماعت یا تنظیم کی ضرورت تھی۔ اس لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کے موقع پر 23۔ اکتوبر 2009ء (3۔ ذیقعد 1430ھ) بروز جمعتہ المبارک خانقاہ سلسلہ سروری قادری کے افتتاح کے ساتھ ساتھ ''تحریک دعوتِ فقر'' کی بھی بنیاد رکھی تا کہ دعوتِ فقر کو ایک منظم تحریک کی صورت میں آگے بڑھایا جا سکے۔ اس تحریک کا دفتر خانقاہ میں ہی قائم کیا گیا اور اس کی تمام سرگرمیوں کا مرکز بھی خانقاہ سلسلہ سروری قادری ہی ہے۔

تحریک دعوتِ فقر ایک رجسٹرڈ اور غیر سرکاری و غیر سیاسی جماعت ہے جس کا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں۔ تحریک دعوتِ فقر کے قیام کا مقصد دنیا بھر میں لوگوں کو راہِ فقر کی دعوت دینا ہے تا کہ وہ اللہ کا قرب حاصل کر سکیں اور وہ روحانی پاکیزگی حاصل کر سکیں جو لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے۔

تحریک دعوتِ فقر کے قیام کے مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد ہیں:

☆ لقائے الٰہی اور معرفتِ الٰہی کے فریضہ کی ادائیگی

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری اور ان سے بلاواسطہ فیض حاصل کرنا

☆ تزکیۂ نفس

☆ تصفیۂ قلب

☆ تجلیّہ روح

☆ روحانی پاکیزگی اور ظاہری و باطنی درستی

☆ دنیا اور آخرت میں اللہ کے ہاں کامیابی

☆ عبادات میں قلب کی حضوری

☆ اللہ کے سوا غیر کی محتاجی سے نجات

☆ مقصدِ حیات میں کامیابی

مندرجہ بالا تمام مقاصد کے حصول کے لیے ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات ضروری ہے اور اس کے لیے راہِ فقر اختیار کرنا ناگزیر ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے انہی مقاصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تحریک دعوتِ فقر کا آغاز کیا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو منظم طریقے سے فقر کی طرف متوجہ کیا جائے اور اس پُرفتن اور ظاہر پرست دور میں دین کی روح ایک بار پھر چودہ سو سال پہلے کی طرح زندہ کی جاسکے۔

خانقاہ سلسلہ سروری قادری میں تحریک دعوتِ فقر کے تحت قائم شعبہ جات

شعبہ دعوت: خانقاہ سلسلہ سروری قادری میں مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین اپنی صحبت اور نگاہ کے فیض سے طالبانِ مولیٰ کے تزکیۂ نفس کے بعد انہیں مبلغ کے طور پر تیار کرتے ہیں۔ یہ مبلغین شہر شہر قریہ قریہ جا کر تبلیغ کرتے ہیں اور عوام الناس کو اسم اعظم اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کے حصول کے لیے مرشد کامل کی بیعت کے لیے تیار کرتے ہیں۔ دیگر شعبہ جات تبلیغ کے لیے ضروری مواد مبلغین کو مہیا کرتے ہیں جسے خانقاہ میں ہی تیار کیا جاتا ہے۔

سلطان الفقر پبلیکیشنز

اللہ پاک نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو بہترین علمی و تخلیقی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اسی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو مکتبہ العارفین (العارفین پبلیکیشنز) کی تمام ذمہ داری سونپی تھی۔

سلسلہ سروری قادری کی مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد کے مشن کو جاری رکھنے کے لیے اگست 2006ء میں سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کی بنیاد رکھی اور کتب ورسائل کے ذریعے فقر کی تعلیمات کو عام کرنا شروع کیا۔ 2009ء میں خانقاہ سروری قادری کے قیام کے ساتھ ہی سلطان الفقر پبلیکیشنز کا دفتر بھی خانقاہ میں منتقل ہوگیا جہاں تحریک دعوت فقر کا شعبہ نشرواشاعت سلطان العاشقین کی سرپرستی میں کتب ورسائل کے ذریعے فقر کے فروغ کے لیے مسلسل مصروفِ عمل ہے۔

ماہنامہ سلطان الفقر لاہور: ہر ماہ خانقاہ سلسلہ سروری قادری سے تعلیماتِ فقر پر مبنی رسالہ 'سلطان الفقر' شائع کیا جاتا ہے جس کی تیاری تمام ماہ جاری رہتی ہے۔ اس ماہنامہ میں شائع ہونے والے زیادہ تر مضامین سلطان العاشقین کے مریدین لکھتے ہیں جس کیلئے انہیں باطنی رہنمائی اور نورِ معرفت سلطان العاشقین کی صحبت اور نگاہ کے فیض سے حاصل ہوتا ہے۔ اس ماہنامہ کی اشاعت کا مقصد ظاہر پرستی، مسلک پرستی اور فرقہ پرستی کے اس دور میں علم باطن کی تعلیم دینا اور لوگوں کو فقر اور اسم اللہ ذات کی حقیقت واہمیت اور تعلیماتِ فقر سے آگاہ کرنا ہے تاکہ ان تعلیمات کے مطالعہ کے بعد وہ اسم اللہ ذات کا ذکر اور تصور حاصل کرنے کے لیے رجوع کریں اور اس کے ذریعے فرقہ پرستی اور ظاہر پرستی سے نجات پا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ورثہ فقر کی انمول نعمت

تک رسائی حاصل کر سکیں۔

ماہنامہ سلطان الفقر لاہور اگست 2006 سے اب تک کامیابی سے اپنی اشاعت جاری رکھے ہوئے ہے اور علمِ فقر کی نعمت کو اس پُرفتن دور میں عام کر رہا ہے۔ اس ماہنامہ کے ذریعے اب تک ہزاروں طالبانِ مولیٰ کو راہِ حق کی طرف رہنمائی حاصل ہوئی۔

ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کو دنیا بھر میں آن لائن (Online) مہیا کرنے کے لیے تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹ

☆ www.mahnama-sultan-ul-faqr-lahore.com

موجود ہے۔ اس ویب سائٹ کے ذریعے طالبانِ مولیٰ نہ صرف سلطان الفقر میگزین کو آن لائن پڑھ سکتے ہیں بلکہ مفت ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔ ماہنامہ سلطان الفقر میں شائع ہونے والے مضامین کے انگریزی تراجم بھی ان ویب سائٹس پر بلاگز کی صورت میں موجود ہیں۔

کتب: سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) اب تک فقر کی تعلیمات کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے بے شمار کتب شائع کر چکا ہے جن میں سے بیشتر کے مصنف خود سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہیں۔ اس کے علاوہ آپ مدظلہ الاقدس اپنی زیرِ نگرانی حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی تمام کتب کا اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی میں بھی ترجمہ کروا رہے ہیں تاکہ ان کی تعلیمات دنیا بھر میں پھیلائی جا سکیں۔ یہ سب کتب آن لائن (Online) مطالعہ کے لیے تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹس

☆ www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ https://sultan-ul-faqr-publications.net

پر بھی موجود ہیں۔ اس ویب سائٹ پر تمام کتب کا نہ صرف آن لائن مطالعہ کیا جا سکتا ہے بلکہ مفت ڈاؤن لوڈ (Download) کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔

ملٹی میڈیا اینڈ ڈیزائن ڈویلپمنٹ

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے تعلیماتِ فقر کو دنیا بھر میں طالبانِ مولیٰ تک پہنچانے کے لیے خانقاہ سلسلہ سروری قادری میں ملٹی میڈیا اینڈ ڈیزائن ڈویلپمنٹ کا شعبہ قائم کیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے تربیت یافتہ مریدین دن رات خانقاہ میں اس شعبہ کے لیے کام کر رہے ہیں۔ تحریک دعوتِ فقر کی تمام ویب سائٹس کو تیار کرنا، ان کی نگرانی کرنا اور بوقتِ ضرورت اہم تبدیلیاں کرنا اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کی طرف سے شائع کردہ تمام کتب و رسائل کو آن لائن (Online) مطالعہ کے لیے تحریک دعوتِ فقر کی تمام ویب سائٹس پر مہیا کرنا بھی اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ تحریک دعوتِ فقر کو دنیا بھر میں متعارف کروانے کے لیے www.tehreekdawatefaqr.com ویب سائٹ شروع کی گئی ہے۔ اس شعبہ کے تحت سروری قادری مشائخ کی حیاتِ طیبہ پر مندرجہ ذیل ویب سائٹس بھی موجود ہیں:

- ☆ https://www.sultanulfaqr.com
- ☆ https://www.sultan-bahoo.com
- ☆ https://www.sultan-ul-arifeen.com
- ☆ https://www.sarwari-qadri-saints.com
- ☆ https://www.sultan-ul-faqr-library.com
- ☆ https://www.khanqah-silsila-sarwari-qadri.com
- ☆ https://sultanulfaqr.net
- ☆ https://sultan-bahoo.net
- ☆ https://sultan-ul-arifeen.net
- ☆ https://sultan-ul-ashiqeen.net
- ☆ https://faqr.net
- ☆ https://tehreekdawatefaqr.net

ان ویب سائٹس پر موجود مشائخ سروری قادری کی تعلیماتِ فقر اور آن لائن (Online) دستیاب کتب و رسائل پڑھ کر دنیا بھر سے طالبانِ مولیٰ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد

نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی جانب متوجہ ہو رہے ہیں اور آن لائن بیعت کے ذریعے آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت ہو کر اسمِ اللہ ذات اور فقر کی نعمت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

اس شعبہ نے www.sultan-ul-ashiqeen.com کے نام سے بھی ایک ویب سائٹ خصوصی طور پر تیار کی ہے جو آن لائن مطالعہ کے لیے موجود ہے۔ اس ویب سائٹ پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق تفصیلات اور اُن کی تحریر کردہ کتب مہیا کی گئی ہیں تاکہ جو مریدین اور عقیدتمند آپ مدظلہ الاقدس کے متعلق جاننا چاہتے ہیں وہ اس ویب سائٹ کے ذریعے معلومات حاصل کر سکیں۔

ڈیجیٹل پروڈکشنز

ہر زمانہ میں علم و اطلاعات کے ابلاغ اور فروغ کے لیے اس زمانے میں رائج وسائل کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ آج کے اس تیز رفتار اور ترقی یافتہ دور میں ذرائع ابلاغ کے بے شمار وسائل موجود ہیں جن میں کمپیوٹر اور موبائل فون کے ذریعے آڈیوز اور ویڈیوز کو اطلاعات اور معلومات کی ترسیل کے لیے استعمال کرنا سرِفہرست اور اہم ترین ہے۔ اسی حقیقت کو مدِنظر رکھتے ہوئے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز کے شعبہ کی بنیاد رکھی جو سلطان الفقر ملٹی میڈیا اینڈ ڈیزائن ڈویلپمنٹ کا ذیلی شعبہ ہے۔ اس شعبہ کا کام تحریک دعوتِ فقر کی سرگرمیوں پر مبنی آڈیوز اور ویڈیوز تیار کرنا اور انہیں آن لائن مہیا کرنا ہے۔ یہ شعبہ آڈیوز اور ویڈیوز کے ذریعے درج ذیل ویب سائٹس کے توسط سے فقر کی تعلیمات کو دنیا میں عام کر رہا ہے:

- ☆ https://sultanulfaqr.tv
- ☆ https://sultanbahoo.tv
- ☆ https://sultanulashiqeen.tv
- ☆ https://www.sultan-ul-faqr-digital-productions.com

یہ ویب سائٹس تحریک دعوتِ فقر کی سب سے جامع ویب سائٹس ہیں۔ ان پر حمد، نعت، عارفانہ کلام، کلامِ اقبالؒ، مکمل ابیاتِ باھُوؒ، کلام میاں محمد بخشؒ اور کلام مشائخ سروری قادری کی آڈیوز اور ویڈیوز دستیاب ہیں جنہیں خانقاہ میں ہی تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تحریک سے منسلک تمام پروگرام، عرس مشائخ سروری قادری، محرم الحرام اور میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر منعقد ہونے والی محافل کی ویڈیوز کے ساتھ ساتھ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے تبلیغی دوروں کی تمام ویڈیوز بھی دستیاب ہیں۔ میگزین، اہم مضامین کے انگریزی تراجم، تصاویر اور کتب وغیرہ بھی ان ویب سائٹس سے آسانی سے مل جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ فقر و تصوف کے مختلف موضوعات پر بیانات بھی دستیاب ہیں۔

شعبہ ڈیجیٹل پروڈکشنز کے ذریعے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے فقر کی تعلیمات کا وہ خزانہ جو یا تو صرف سینہ بہ سینہ منتقل ہو رہا تھا یا قلمی مسودات کی صورت میں تحریری طور پر بھی موجود تھا، کو کتب کی محدود دنیا سے نکال کر الیکٹرانک کتب (e books)، الیکٹرانک میگزین (e magzines) اور مشہور ویب سائٹس جیسے کہ وکی پیڈیا وغیرہ پر مضامین شائع کروا کے اور سماجی رابطے کے ذرائع مثلاً فیس بک (Facebook)، انسٹا گرام (Instagram)، گوگل پلس (Google Plus)، ٹویٹر (Twitter)، ڈیلی موشن (Dailymotion)، یوٹیوب (Youtube)، پنٹرسٹ (Pintrest) اور ریڈٹ (Reddit) لنکڈ ان (Linkedin) وغیرہ پر لاتعداد پیجز (Pages) اور بلاگز (Blogs) کے ذریعے لوگوں تک پہنچانے کا انقلابی قدم اٹھایا۔ ابھی تک آپ مدظلہ الاقدس کی زیرِ نگرانی فیس بک پر سروری قادری مقدس ہستیوں، سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کی شائع شدہ کتب، فقر کی تعلیمات اور تصورات، سروری قادری مشائخ کی حیات و تعلیمات اور القابات سے متعلق اسی (80) سے زائد صفحات (Pages) کام کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ویڈیو سوشل میڈیا پر بھی بہت سے چینل کام کر رہے ہیں:

VIDEO SOCIAL MEDIA ویڈیو سوشل میڈیا

Sultan ul Faqr . Sultan Bahoo Official:

https://www.youtube.com/user/sultanulfaqrofficial

Sultan Bahoo Official TV:

https://www.youtube.com/c/SultanBahooOfficialTV/

Sultan ul Ashiqeen TV .Official Channel:

https://www.youtube.com/c/SultanulAshiqeenTVOfficialChannel

Sultan ul Faqr & Sultan Bahoo Official:

https://www.dailymotion.com/Sultanulfaqrofficial

Sultan Bahoo TV| Official TV:

https://www.dailymotion.com/sultanbahooofficialtv

Sultan ul Ashiqeen TV:

https://www.dailymotion.com/sultanulashiqeenofficialtv

Sultan-ul-Faqr.tv:

https://www.facebook.com/SultanulFaqrTV/

Sultan-Bahoo.tv:

https://www.facebook.com/SultanBahoo.tv/

Sultan-ul-Ashiqeen.tv:

https://www.facebook.com/SultanulAshiqeen.tv/

Sultanulfaqrtv:

https://www.instagram.com/sultanulfaqrtv/

Sultanbahootv:

https://www.instagram.com/sultanbahootv/

Sultanulashiqeentv:

https://www.instagram.com/sultanulashiqeentv/

Sultan Bahoo TV

https://twitter.com/BahooTv

Sultan ul Ashiqeen TV

https://twitter.com/AshiqeenTv

Sultan ul Faqr TV

https://twitter.com/FaqrTV

آڈیو چینل

Sultan ul Faqr:

https://soundcloud.com/sultan-ul-faqr

لائبریری، کمپیوٹر لیب اور ریکارڈنگ روم

خانقاہ سلسلہ سروری قادری میں اسلامی کتب اور تمام اولیا کرام کی کتب پر مشتمل ایک عظیم لائبریری موجود ہے۔ اس لائبریری میں بہت سی ایسی نادر کتب بھی موجود ہیں جو کسی اور کتب خانے میں موجود نہیں نہ ہی بازار میں دستیاب ہیں۔ شائع شدہ کتب کے علاوہ حضرت سلطان باھوؒ کی کتب

کے قلمی نسخے بھی موجود ہیں جنہیں سلطان العاشقین کی رہنمائی میں بہت محنت سے تلاش کر کے جمع کیا گیا ہے۔

آڈیو اور ویڈیو کی ریکارڈنگ کے لیے ریکارڈنگ روم بھی خانقاہ میں ہی موجود ہے جس میں سلطان العاشقین کی مہربانی سے ریکارڈنگ کے تمام جدید آلات مہیا کیے گئے ہیں تاکہ فقر کی اشاعت کے لیے بنائی جانے والی تمام آڈیوز اور ویڈیوز کو بہترین طریقے سے تیار کیا جا سکے۔

اس کے علاوہ ویب سائٹس کی تیاری، آڈیوز اور ویڈیوز کی ایڈیٹنگ اور اپ لوڈنگ، کتابوں اور رسالے کی کمپوزنگ اور ڈیزائننگ وغیرہ کے لیے کمپیوٹر لیب بھی موجود ہے جہاں جدید کمپیوٹروں پر سلطان العاشقین کے تربیت یافتہ مریدین دن رات فقر کے فروغ کے لیے مصروفِ عمل ہیں۔

شعبہ قیام وطعام:

خانقاہ سلسلہ سروری قادری میں مریدین کے لیے مرشد کی صحبت میں رہنے کے لیے قیام کا بندوبست ہے۔ ملک کے طول وعرض کے علاوہ بیرونِ ملک مقیم مریدین بھی اکثر خانقاہ میں رہائش پذیر رہتے ہیں اور مرشد کی صحبت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ یہاں مریدین مختلف شعبہ جات کی تربیت حاصل کرنے اور اپنے شعبہ کی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے بھی مقیم رہتے ہیں۔ کچھ مریدین ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں مکمل طور پر فقر اور مرشد پاک کے لیے وقف کر دیں ہیں۔ وہ بھی مستقل طور پر خانقاہ میں رہتے ہیں۔ سلطان العاشقین کی مہربانی سے مستقل قیام پذیر اور باہر سے آنے والے ساتھیوں کے لیے خانقاہ میں دن رات لنگر کا اہتمام رہتا ہے۔ اس کے علاوہ خصوصی محافل پر آنے والے ہزاروں زائرین کے لیے وسیع اور شاندار لنگر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

شعبہ سکیورٹی:

خانقاہ، مرکزی دفتر تحریک دعوتِ فقر اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی رہائش گاہ کی نگرانی اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ یہ شعبہ آپ مدظلہ الاقدس کی ذاتی

سکیورٹی کے فرائض بھی سرانجام دیتا ہے۔

شعبہ بیت المال:

تحریک دعوتِ فقر کے فروغ کے لیے منسلکین اور مخلصین سے چندہ جمع کرنا، اس کو شعبہ جات میں خرچ کرنے کے لیے تقسیم کرنا اور اس کا حساب رکھنا اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ تحریک دعوت فقر کسی سرکاری یا غیر سرکاری تنظیم سے ہرگز مالی مدد نہیں لیتی بلکہ اس کے تمام تر اخراجات سلطان العاشقین خود اور انکے مریدین و معتقدین کے مالی تعاون سے پورے کیے جاتے ہیں جو محض رضائے الٰہی کے لیے راہِ حق میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف ان کے دل سے دنیاوی مال کی محبت نکل کر ان کا تزکیۂ نفس ہوتا ہے بلکہ ان کا یہ مال صدقہ جاریہ بن کر ان کے لیے دنیا و آخرت میں نجات کا باعث بن جاتا ہے کیونکہ تحریک دعوت فقر نے فقر کے فروغ کے لیے جو بھی کام کیے مثلاً کتب، رسائل، ویب سائٹس وغیرہ، تا قیامت لوگوں کو راہ حق کی طرف دعوت دیتے رہیں گے۔ جن مریدین نے اپنی زندگی راہ فقر کے لیے وقف کر دی، یہ شعبہ انہیں وظیفہ بھی دیتا ہے اور لنگر، دعوت و تبلیغ، ویب سائٹس، سکیورٹی، محافل کے انتظامات، کتب اور رسالہ کی اشاعت پر اُٹھنے والے تمام اخراجات کے لیے فنڈز اکٹھا کر کے متعلقہ شعبہ کو مہیا کرتا ہے۔

صحبتِ مرشد

خانقاہ سلسلہ سروری قادری طالبان مولیٰ کے لیے صحبتِ مرشد سے فیضیاب ہونے کا ذریعہ ہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنی صحبت کے فیض سے طالب کی باطنی شخصیت کی نئے سرے سے ایسی احسن صورت میں تشکیل فرماتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لائق ہو۔ اپنی صحبت کا فیض اپنے مریدین و طالبانِ مولیٰ تک پہنچانے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس ہر اتوار ان سے خانقاہ میں ملاقات کا اہتمام فرماتے ہیں۔ لیکن صرف مرد حضرات کو خانقاہ میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔ خواتین کا داخلہ خانقاہ سلسلہ سروری قادری میں ممنوع ہے۔ خواتین طالبانِ مولیٰ سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے بروز اتوار ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کرتی ہیں جہاں ان کی اہلیہ محترمہ بھی موجود ہوتی ہیں۔ طالبانِ مولیٰ کے علاوہ عام لوگ بھی پیرِ کامل سلطان العاشقین کا فیض حاصل کرنے، ان سے دعا کروانے یا محض ان کی زیارت کرنے کے لیے خانقاہ آتے ہیں۔

سلطان العاشقین اتوار کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً خانقاہ میں جاری تحریک دعوت فقر کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے اور ان میں مصروف مریدین کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کے لیے خانقاہ میں تشریف لاتے رہتے ہیں۔

سالانہ روحانی محافل کا انعقاد

تحریک دعوتِ فقر کے زیرِ اہتمام سلطان العاشقین کی سرپرستی میں ہونے والی تمام روحانی محافل کا انعقاد خانقاہ سلسلہ سروری قادری میں کیا جاتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں معتقدین ان محافل میں شرکت کرتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس ہر سال دو عظیم الشان میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محافل منعقد فرماتے ہیں ایک 12 ربیع الاوّل کو جشن عید میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں اور دوسری محفل 21 مارچ کو بسلسلہ منتقلی امانتِ الٰہیہ۔ جس میں پاکستان بھر سے لوگ شرکت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے سلسلہ میں بھی محافل منعقد ہوتی ہیں۔ ان محافل میں دور و نزدیک سے مریدین و معتقدین جوش وخروش سے شرکت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ خانقاہ سلسلہ سروری قادری میں دیگر روحانی محافل کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے جن میں 10 محرم الحرام کو سیّد الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ کی یاد میں محفل منعقد ہوتی ہے اور ربیع الثانی میں عرس سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے سلسلہ میں بڑی گیارہویں شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان محافل میں وسیع وشاندار لنگر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

نئی خانقاہ اور مسجد کی تعمیر

خانقاہ سلسلہ سروری قادری سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زیرِ سرپرستی اب تک احسن طریقے اور انتظام کے باعث اپنے فرائض کامیاب طریقے سے انجام دے رہی ہے۔اس میں دینِ اسلام کو پھیلانے کے لیے دن رات کام ہو رہا ہے اور رسائل، کتب، سوشل میڈیا اور ویب سائٹس کے ذریعے عوام الناس تک ملک کے اندر اور باہر تمام دنیا میں پیغامِ حق پہنچایا جا رہا ہے۔

لیکن چونکہ اب فقر کا یہ آفتاب تیزی سے روشن ہو رہا ہے اور ہزاروں کے تعداد میں طالبانِ مولیٰ قرب و دیدارِ الٰہی کی نعمت حاصل کرنے کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ کا رخ کر رہے ہیں اس لیے روز بروز آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین و معتقدین میں اضافہ ہو رہا ہے۔مزید برآں تحریک دعوتِ فقر کی سرگرمیوں میں بھی دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔لہٰذا یہ خانقاہ اب تحریک کی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لیے ناکافی ہے۔اب یہ بہت ضروری ہو گیا ہے کہ ایک وسیع خانقاہ ہو جہاں طالبانِ حق صحبتِ مرشد سے عشقِ حقیقی کی پیاس بجھا سکیں اور فیضِ فقر کو عام کرنے کے لیے زیادہ بہتر طریقے سے کام کیا جا سکے۔اسی سلسلہ میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے حکمِ الٰہی سے ایک نئی اور وسیع خانقاہ کے قیام کا آغاز کیا ہے۔جس میں شاندار مسجد، لائبریری، کمپیوٹر لیب، لنگر خانہ اور دور دراز سے آنے والے طالبانِ مولیٰ کے لیے مہمان خانہ اور رہائش گاہ شامل ہیں۔اس خانقاہ کے اغراض و مقاصد طالبانِ حق کو معرفتِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہرہ مند کرنا ہے تاکہ اسلام کی اصل حقیقت اور فقرِ محمدی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود فخر فرمایا' کی تبلیغ و اشاعت کی جا سکے۔اس خانقاہ کی تعمیر کے کارِ خیر میں حصہ ڈالنا صدقہ جاریہ ہو گا، جب تک یہاں اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر کی صدا گونجتی رہے گی اور طالبانِ مولیٰ کو راہِ حق کی طرف رہنمائی ملتی رہے گی تب تک اس خانقاہ کی تعمیر میں حصہ ڈالنے والے خوش نصیبوں کو بھی اس کا اجر ملتا رہے گا۔

حصہ ڈالنے کے لیے آپ ہمیں موجودہ خانقاہ کے پتے پر منی آرڈر کر سکتے ہیں۔

خانقاہ کا پتہ: خانقاہ سلسلہ سروری قادری/ سلطان الفقر ہاؤس، 4-5/A۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

آپ ہمیں ایزی پیسہ، موبی کیش یا جاز کیش سے بھی اپنے عطیات، صدقات اور زکوٰۃ بھیج سکتے ہیں، جس کے لیے مندرجہ ذیل نمبر پر رابطہ کریں:

جاز کیش اکاؤنٹ 0321-4254906

ٹیلی نار ایزی پیسہ اکاؤنٹ 0322-4722766

بیرونِ ممالک مقیم معتقدین اپنے عطیات ویسٹرن یونین، منی گرام یا ایسی ہی کسی دوسری سروس سے بھی بھیج سکتے ہیں۔ اس کے لیے رابطہ کریں:

Nasir Hameed
CNIC 35200-1531110-1
0321-4254906

بنک اکاؤنٹ

Moghees Afzal
IBAN PK19MUCB0000000002859898
0300-4737607

اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اس کتاب میں قرآن وحدیث سے یہ بات واضح کی گئی ہے کہ دینِ اسلام میں خانقاہ ایک اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ خانقاہی نظام کی بنیاد بھی آقائے دو جہان سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اصحابِ صفہ کو صُفّہ کے چبوترہ پر اکٹھا کر کے فرمائی تھی۔ اور ہر دور میں فقیر کامل کی خانقاہ سنتِ رسول ﷺ کے عین مطابق ہوتی ہے جس میں مسلمانوں کی اس زمانہ کے مطابق باطنی تربیت کی جاتی ہے۔ کیونکہ خانقاہ کا دارومدار ''انسانِ کامل'' کی ذاتِ مبارکہ پر ہوتا ہے۔ خانقاہ میں انسانِ کامل کی صحبت میں طالبانِ مولیٰ کے نفوس کا تزکیہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خانقاہ میں ہر وقت ذکرِ اسمِ اعظم جاری وساری رہتا ہے اور چوبیس گھنٹے میں کوئی ایسا لمحہ نہیں ہوتا کہ جب اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر نہ جاری ہو۔

اس کے علاوہ اس کتاب میں سلسلہ سروری قادری کے مشائخ کی قائم کردہ خانقاہوں خاص کر سلسلہ سروری قادری کے موجودہ امام سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی قائم کردہ خانقاہ کا نہایت جامع تعارف کروایا گیا ہے۔

فتنہ پروری کے اس دور میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی خانقاہ ہی وہ واحد جگہ ہے جہاں طالبانِ مولیٰ کو سکون کی دولت میسر آتی ہے جہاں طالبانِ مولیٰ کا تزکیۂ نفس کر کے ان کے قلوب میں ایمان داخل کیا جاتا ہے اور وہ اقرار باللسان سے تصدیق بالقلب کا سفر طے کرتے ہیں۔

سُلطانُ الفقر ہاؤس

4-5/A ۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

- www.sultan-bahoo.com
- www.sultan-ul-arifeen.com
- www.sultan-ul-faqr-publications.com
- E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com
- E-mail: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

ISBN: 978-969-9795-81-7

Rs: 85.00